ہفت روزہ
خدام الدین
لاہور
بیادگار
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی
شیرانوالہ دروازہ لاہور
۲۳ جولائی ۱۹۶۵ء
۲۳ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ
یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین ○ لاہور
ہدیہ ۲۵ پیسے

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

مرسلہ: ابو عبد الرحمن لودھیانوی شیخوپورہ

لَغَدْوَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ رَوْحَةٌ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَ مَا فِیْھَا۔ (صحیحین)

ترجمہ:۔ خدا کے راستے میں صبح کو یا شام کو چلنا دنیا اور دنیا کی تمام نعمتوں سے افضل ہے۔

مَنْ قَاتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَوَاقَ نَاقَةٍ لِیَکُوْنَ کَلِمَةُ اللّٰہِ ھِیَ الْعُلْیَا وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّةُ۔ (ترمذی)

ترجمہ:۔ جو شخص اللہ کے راستہ میں محض اسلام کی برتری و ترقی کیلئے تھوڑی دیر بھی جہاد کرے اُس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

رِبَاطُ یَوْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ یَوْمٍ فِیْمَا سِوَاہُ مِنَ الْمَنَازِلِ۔ (ترمذی و نسائی)

ترجمہ:۔ اللہ کے راستے میں (اسلامی سرحدات اور مجاہدین کے مال و اسباب، بیوی بچوں کی حفاظت کے لئے) ایک دن پہرہ دینا دیگر مقامات پر پہرہ دینے کے ہزار دن سے بہتر ہے۔

تَضَمَّنَ اللّٰہُ لِمَنْ خَرَجَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ لَا یُخْرِجُہُ اِلَّا فِیْ سَبِیْلِیْ وَ اِیْمَانٌ بِیْ وَ تَصْدِیْقٌ بِرُسُلِیْ فَھُوَ عَلَیَّ ضَامِنٌ اَنْ اُدْخِلَہُ الْجَنَّةَ اَوْ اَرْجِعَہُ اِلٰی مَسْکَنِہِ الَّذِیْ خَرَجَ مِنْہُ نَائِلًا مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِیْمَةٍ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ مَا مِنْ مَکْلُوْمٍ یُکْلَمُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلَّا جَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ کَھَیْئَتِہٖ یَوْمَ کُلِمَ لَوْنُہُ لَوْنُ دَمٍ وَرِیْحُہُ رِیْحُ مِسْکٍ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِیَّةٍ تَغْزُوْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَ جَلَّ اَبَدًا وَلٰکِنْ لَا اَجِدُ سَعَةً فَاَحْمِلُھُمْ وَلَا یَجِدُوْنَ سَعَةً فَیَتَّبِعُوْنِیْ وَ یَشُقُّ عَلَیْھِمْ اَنْ یَتَخَلَّفُوْا عَنِّیْ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوَدِدْتُ اَنِّیْ اَغْزُوْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاُقْتَلُ ثُمَّ اَغْزُوْ فَاُقْتَلُ ثُمَّ اَغْزُوْ فَاُقْتَلُ (صحاح)

ترجمہ:۔ اللہ تعالےٰ ایسے شخص کا ضامن ہے جو اللہ کے راستے میں صرف جہاد کی نیّت سے نکلا ہو۔ اور اللہ کی ذات پر پورا یقین رکھتا ہو اور تمام پیغمبروں کی تصدیق کرتا ہو اگر شہید ہو جائے اللہ تعالےٰ اس کا ضامن ہے کہ اس کو ضرور جنت میں داخل کرے گا یا ثواب اور غنیمت لے کر اُسی مقام پر واپس لائے گا جہاں سے وہ نکلا تھا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے۔ ہر ایک ایسا شخص جو خدا کی راہ میں زخمی ہوا ہو۔ قیامت کے روز وہ اُسی ہیئت و صورت میں آئے گا جو حالت اُس کی اس دن تھی جس دن وہ زخمی ہوا تھا۔ اس کے خون کا رنگ تو خون کا سا ہی ہوگا۔ مگر اس کی بُو مشک جیسی ہوگی۔ اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے اگر مسلمانوں پر یہ امر سخت نہ ہوتا تو مَیں کبھی بھی ایسے سریّہ سے بھی پیچھے نہ رہتا جو خدا کی راہ میں جہاد کر رہا ہو۔ لیکن مَیں کیا کروں میرے اندر اتنی ہمّت نہیں کہ ان سب کے لئے سواری کا انتظام کروں اور اُن کے اندر ہمت نہیں کہ وہ میری پیروی کریں۔ حالانکہ ان پر مجھ سے پیچھے رہ جانا بھی بہت شاق گذرتا ہے۔ اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے کہ مجھے یہ بات بہت پیاری ہے کہ مَیں خدا کی راہ میں جہاد کروں اور قتل کر دیا جاؤں۔ اور پھر لڑوں اور پھر قتل کر دیا جاؤں اور پھر لڑوں اور قتل کر دیا جاؤں۔

کُلُّ مَیِّتٍ یُخْتَمُ عَلٰی عَمَلِہٖ اِلَّا الْمُرَابِطُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاِنَّہُ یُنْمٰی عَمَلُہُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَ یُؤْمَنُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ۔ (ابوداؤد و ترمذی)

ترجمہ: میّت کا ہر ایک عمل اُس کے مرتے ہی ختم ہو جاتا ہے سوائے ان لوگوں کے عملوں کے جنہوں نے اللہ کے راستہ میں مورچہ بندی کی ہے کہ اُن کے عمل قیامت تک بڑھائے جاتے ہیں اور قبر کے عذاب سے محفوظ رہتے ہیں۔

مَثَلُ الْمُجَاھِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ لَا یُفْطِرُ مِنْ صِیَامٍ وَلَا صَلٰوةٍ حَتّٰی یَرْجِعَ الْمُجَاھِدُ (صحاح)

ترجمہ: اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسا کوئی شخص ہمیشہ روزہ رکھتا ہو۔ ہر وقت نماز پڑھتا رہتا ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کی آیات کا پورا فرمانبردار ہو۔ نہ روزے سے تھکے نہ نماز سے۔ یہاں تک کہ جہاد سے واپس آئے۔

قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ مُؤْمِنٌ مُّجَاھِدٌ بِنَفْسِہٖ وَ مَالِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قِیْلَ ثُمَّ مَنْ قَالَ رَجُلٌ فِیْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ یَتَّقِی اللّٰہَ۔ (صحاح)

ترجمہ:۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہؐ! کون سا آدمی سب سے اچھا ہے؟ فرمایا۔ اللہ کے راستے میں اپنی جان اور مال سے جہاد کرنے والا ایمان دار، عرض کیا گیا پھر کون ہے؟ فرمایا۔ کسی پہاڑ کی گھاٹی میں رہنے والا جو اللہ تعالےٰ سے ڈرے۔

اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ النَّاسِ وَ شَرِّ النَّاسِ اِنَّ مِنْ خَیْرِ النَّاسِ رَجُلًا عَمِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ عَلٰی ظَھْرِ فَرَسِہٖ اَوْ ظَھْرِ بَعِیْرِہٖ اَوْ عَلٰی قَدَمِہٖ حَتّٰی یَاْتِیَہُ الْمَوْتُ، وَاِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ رَجُلًا یَقْرَءُ کِتَابَ اللّٰہِ تَعَالٰی لَا یَرْعَوِیْ بِشَیْءٍ مِّنْہُ۔ (نسائی)

ترجمہ: سنو مَیں تمہیں اچھے اور بُرے لوگوں کی خبر دیتا ہوں۔ اچھے لوگوں میں سے ایک وہ شخص ہے جو موت کے آنے تک گھوڑے یا اونٹ کی پُشت پر یا پیدل خدا کے راستے میں کام کرتا رہا۔ اور بُرے لوگوں میں سے ایک وہ شخص ہے جو قرآنِ عزیز پڑھتا ہے اور اُس کے کسی مضمون سے متاثر نہیں ہوتا۔

جَاھِدُوا الْمُشْرِکِیْنَ بِاَمْوَالِکُمْ وَ اَنْفُسِکُمْ وَ اَلْسِنَتِکُمْ (ابوداؤد۔ نسائی)

ترجمہ: مشرکین کے ساتھ اپنے مالوں، اپنی جانوں اور اپنی زبانوں سے جہاد کرو۔

رن کچھ معاہدہ اور بھارت

دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی لندن کانفرنس اگرچہ اپنے نتائج اور مقاصد کے حصول کے اعتبار سے بے سود رہی ہے مگر اس اعتبار سے ضرور کامیاب ہوئی ہے کہ وزیر اعظم برطانیہ صدر ایوب اور مسٹر شاستری کو رام کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ مسٹر شاستری ان اعلانات کے باوجود کہ وہ صدر ایوب سے رن کچھ کے معاملہ پر کوئی بات چیت نہیں کریں گے ——— بات چیت پر نہ صرف آمادہ ہوگئے بلکہ انہوں نے معاہدہ بھی کر لیا - دوسری طرف صدر ایوب خاں نے اپنی صلح پسندی کا ثبوت دیتے ہوئے اس بنیادی حقیقت تک کو نظر انداز کر دیا کہ رن کچھ کا نزاع جزوی حیثیت رکھتا ہے در اصل مسئلہ کشمیر سے متعلقہ نزاع کا فیصلہ یا سمجھوتہ ہے - اس نکتۂ نظر سے دیکھا جائے تو لندن میں جو سمجھوتہ کیا گیا درحقیقت وہ ہر دو رہنماؤں کی سابقہ تقریروں اور بیانوں سے مختلف ہے۔ چنانچہ ہم اس سلسلے میں اس کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ ؏

رموزِ مملکت خویش خسرواں دانند

تاہم ہمیں اس امر کی خوشی ضرور ہے کہ بھارتی قیادت جو سرے سے رن کچھ کے علاقہ کو متنازعہ فیہ ماننے کے لئے تیار ہی نہ تھی بالآخر اپنے موقف سے ہٹ گئی اور اسے اس علاقہ کو متنازعہ فیہ ماننا ہی پڑا ——— پاکستان کی شروع سے ہی یہ خواہش رہی ہے کہ وہ اپنے پڑوسیوں اور دنیا کے سارے ملکوں سے اچھے تعلقات قائم رکھے اور ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جتنے بھی اختلافات یا تنازعات چل رہے ہیں باہمی گفتگو اور امن پسندانہ طریق سے طے ہو جائیں لیکن بدقسمتی سے بھارتی اقتدار بڑے رقبے، بڑی آبادی اور طاقت کے زعم میں مبتلا ہو کر ہمیشہ ہی حقیقت پسندانہ راہ اختیار کرنے سے گریز کرتا رہا - اور مسائل کو طاقت کے بل بوتے پر حل کرنے کی فکر میں گھلتا رہا - امریکی فوجی امداد نے جلتی پر تیل کا کام کیا اور بھارتی اقتدار کے دلوں اور دماغوں میں ہوس ملک گیری کی آگ زور شور سے بھڑک اٹھی جس کے نتیجہ میں اُس نے سرحدوں پر چھیڑ چھاڑ شروع کر دی اور بالآخر تمام پاک و ہند بارڈر پر اپنی فوجیں پھیلا دیں - وہ طاقت کے نشہ میں بدمست ہو کر یہ بھول گیا کہ بڑے رقبہ اور بڑی آبادی کا خیال فرسودہ ہے کمیت (QUANTITY) اس زمانے میں وزن کھو چکی ہے اور اس کی جگہ کیفیت (QUALITY) نے لے لی ہے - یہی وجہ ہے کہ بھارت کو اپنی تمام قوت کے باوجود رن کچھ میں شکست فاش سے دوچار ہونا پڑا اور دنیا میں اس کی سخت بے وقری ہوئی - بہرحال ہمیں مسرت ہے کہ مسٹر شاستری نے لندن جا کر ہی یہ محسوس کر لیا کہ سرحدوں کی جھڑپیں ہندوستان و پاکستان کے عوام کے امن و سکون کے لئے مستقل خطرہ بن رہی ہیں اور یہ مکمل جنگ کی شکل بھی اختیار کر سکتی ہیں جس کی وجہ سے دونوں ملک تباہی و بربادی کے غار میں جا گریں گے درحقیقت مسٹر شاستری نے جنگ اور جنگ کی ہولناکیاں دیکھی ہی نہیں تھیں ورنہ وہ جنگ کی دھمکیاں دینا تو کجا جنگ کا نام بھی زبان پر نہ لاتے - ہندوستان کے سابق کمانڈر انچیف جنرل کری آپا نے سو باتوں کی ایک بات کہہ دی تھی کہ جو لوگ جنگ کی باتیں کرتے ہیں انہیں پتہ ہی نہیں کہ جنگ کیا چیز ہے -

ظاہر ہے کہ ان حقائق کے پیش نظر جنگ ایسی ہولناک بلا کا سر سے ٹل جانا مسرت و شادمانی کا پیغام ہے اور ہر ذی فہم کو اس پر خوش ہونا چاہئے ——— یقیناً کچھ پر پاک و ہند سمجھوتے سے دونوں ملکوں میں صلح و آشتی کی راہیں ہموار ہو سکتی ہیں - دونوں ملکوں کے تنازعات اور اختلافات بات چیت اور ثالثی کے اصول پر طے ہو سکتے ہیں اور اگر یہ دونوں ممالک نیک نیتی سے قدم بڑھائیں تو دو پڑوسی ملکوں کے تعلقات سنور سکتے ہیں اور ان کے رشتے مضبوط ہو سکتے ہیں لیکن کیا کیا جائے ہندوستان کی ہٹ دھرمی کہ وہ کسی بات کو طے ہونے ہی نہیں دیتا اور اپنے مواعید سے پھر جانا اُس کا معمول اور بائیں ہاتھ کا کھیل بن چکا ہے

رن کچھ کے مسئلہ پر سرحدی معاہدہ کا پورا متن اور اس کی تشریحات اخبارات میں شائع ہو چکی ہیں اور یہ معاہدہ ہر شخص کے ہاتھ میں پہنچ چکا ہے اور اس کا مطلب اور مفہوم بہت آسانی سے سمجھا جا سکتا ہے مگر ہندوستان نے اسے اپنے خود وضع کردہ معانی پہنانے شروع کر دئے ہیں - پاکستان کا موقف یہ ہے کہ ہندوستان نے پہلی مرتبہ ثالثی کے اصول کو تسلیم کر لیا ہے اور اس سے باقی جھگڑوں کو نمٹانے میں بھی سہولت پیدا ہوگی - لیکن مسٹر شاستری نے ناگپور میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ "کچھ سندھ سرحد کے متعلق ثالثی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا - معاہدہ میں صرف ٹریبونل کا ذکر ہے اور ٹریبونل کا کام صرف یہ ہے کہ متعلقہ کاغذات کی جانچ پڑتال کرے اور ان کے بارے میں شہادتوں کا جائزہ لے - اس کا کام ثالثی فیصلہ دینا نہیں ہے"

واضح ہے کہ مسٹر شاستری کا بیان معاہدہ کی دفعہ ۳ کی خلاف ورزی ہے اور ہندوستان معاہدات کی خلاف ورزیوں کا عادی ہو چکا ہے اصل میں ہندوستان کا مقصد تو پاکستان سے اپنے علاقہ کو خالی کرانا تھا اور وہ حاصل

(باقی صفحہ ۱۸ پر)

مجلس ذکر

۱۵ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ ؛ ۱۵ر جولائی ۱۹۶۵ء

آخرت کی نجات کی فکر

از حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب مدظلہ العالی

الحمد للہ وکفٰی وسلامٌ علٰی عبادہ الذین اصطفٰی اما بعد :
فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم :۔

معزز حاضرین ! اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس بے دینی کے زمانہ میں اپنی بارگاہ میں حاضری کی توفیق عطا فرمائی اسلام ہمیں زندگی کا ایک مستقل، جامع اور ٹھوس پروگرام دیتا ہے۔ اسلام میں اہمیت اجتماعیت پر ہے۔ ساری عبادات (نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ) اجتماعیت کی دعوت دیتی ہیں۔ جماعت پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ہاتھ ہوتا ہے۔ اسی لئے ہم ہر جمعرات کو اجتماعیت کی شکل میں ذکراللہ کرتے ہیں۔

ہماری قوم کی اتنی بدقسمتی ہے کہ نیکی کی طرف قدم نہیں اٹھتا۔ ہر قسم کی بُرائی، عریانی اور بے حیائی کی طرف بڑی تیزی سے ترقی ہو رہی ہے۔ الیکشن لڑنے، اقتدار حاصل کرنے، شہرت و ناموری کے لئے سب کے پاس دولت ہے اور بے حیائی کے کام (سینما۔ کلب۔ ڈانس وغیرہ) کرنے اور گپیں ہانکنے کے لئے ہر ایک کو وقت مل جاتا ہے۔ لیکن اللہ کے راستے میں دین کی خدمت کرنے کے لئے۔ زکوٰۃ و خیرات اور غرباء مساکین کی امداد کے لئے ایک پائی تک نہیں ہے۔ اور نماز، ذکراللہ اور دوسری عبادات کے لئے بالکل وقت نہیں ہے نیکی کے کاموں کے لئے ایک منٹ فرصت نہیں۔

افسوس ہے کہ اکثر مسلمان آج مقصدِ حیات ہی بھول گئے ہیں۔ سب دوڑ دھوپ دنیا کی زندگی بہتر بنانے میں ہے۔ آخرت کی زندگی کا فکر کسی کو نہیں۔ کسی کو اپنی حالت سدھارنے کا خیال نہیں۔ حالانکہ دنیا کی زندگی آخرت کی کھیتی ہے جو اعمال یہاں کریں گے انہی کا بدلہ آخرت میں ملیگا۔ آج اس ملک میں جو اسلام کے نام پر لیا گیا تھا پورے زوروں پر قوانینِ اسلام کی مخالفت ہو رہی ہے معاشرہ کی خرابیوں کو دُور کرنے کی بجائے غیر ملکی عریاں اور فحش فلموں اور گانوں سے لوگوں کے اخلاق کو خراب کیا جا رہا ہے۔

آج معیار زندگی کا خیال ہے۔ لیکن معیارِ اخلاق کا بالکل خیال نہیں۔ بقول حضرتؒ کے کہ انگریز اس قوم کا نطفہ پلید کر گیا ہے۔ آج اسلام پر عمل کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ سرکاری اور غیر سرکاری دفاتر میں داڑھی وبالِ جان بن گئی ہے۔ حالانکہ کوئی مسلمان اس وقت تک پکا اور کامل مومن نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ اپنے ماں باپ اور ساری دنیا سے بڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہ رکھے۔ یہ محبت ہی کی نشانی ہے کہ مسلمان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل و صورت اور سیرت کو اپنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن آج جو داڑھی رکھ لے، نمازی بن جائے اس پر مذاق کیا جاتا ہے اور جو اونچی اونچی سوسائٹیوں میں شراب پیئے، کلب میں جا کر ڈانس کرے وہ مہذب ہے ــ حالانکہ قرآن مجید پکار پکار کر کہہ رہا ہے فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ــــ تا ــــ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ۔ (پ ۲۱ ۔ رکوع ۷)

ترجمہ : تم صحیح دین پر ثابت قدم رہو یہ دین باری تعالےٰ کا وہ راستہ ہے جس پر گامزن ہونے کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے۔ خدا کے ان فطری اصولوں میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی یہی صحیح ترین دین ہے۔ مگر اکثر لوگ ایسے ہیں جو اس سے ناواقف ہیں۔

ایک دوسری جگہ ارشاد ہے۔ کہ

اِنِّیْ لَا اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی۔ (پ ۴ ۔ ع ۱۰)

ترجمہ : مَیں کسی کے عمل کو خواہ وہ کسی مرد کا ہو یا عورت کا ضائع نہیں کروں گا۔

حضرات ! آج کس کو اسلام کے احکامات کا خیال ہے ؟ ہے کسی کو اپنی اصلاح کی فکر ؟ جو دوسروں کو راہِ ہدایت دکھانے والے تھے۔ وہ خود غلط راہ اختیار کئے ہوئے ہیں۔ جنہوں نے دوسروں کو اللہ کی بارگاہ میں حاضر کرنا تھا۔ وہ خود بارگاہِ الٰہی سے کوسوں دور بھاگتے ہیں۔

آج سب اپنی اولاد کو ایم۔ اے۔ بی۔ اے بنانے کی فکر میں ہیں۔ کسی کو دینی تعلیم دلانے کی فکر نہیں (الا ماشاء اللہ) کوٹھیوں، موٹروں اور بلڈنگوں کی فکر ہے اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کا کوئی خیال نہیں۔ جسمانی بیماری کی فکر ہے جب کوئی بیماری آتی ہے فوراً ڈاکٹر کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ لیکن روحانی امراض کا احساس تک نہیں۔ اگر کسی کو ہے بھی تو وہ نجات کی کوشش ہی نہیں کرتا ــ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۝

ترجمہ : جس نے نفس کو پاک رکھا کامیاب ہوا اور جس نے اس کو تباہ کیا وہ ناکام رہا۔

محترم حضرات ! ہم پر ضروری ہے کہ ہم اپنی کمزوریوں کو دور کریں۔ اپنے محلوں سے اسلام کے پروگرام اور پیغام کو شروع کریں۔ اپنی اولاد کو دینی تعلیم دلائیں جس طرح آپ اپنی اور ان کی جسمانی صحت کا خیال کرتے ہیں اُسی طرح روحانی صحت کا خیال رکھیں۔ اپنے بیوی بچوں سے پوچھیں۔ کہ انہوں نے نماز پڑھی ہے۔ تلاوت قرآن کی ہے یا نہیں ؟ اگر آپ اپنی اولاد کی صحیح تربیت کریں گے تو وہ آپ کی نجات کا ذریعہ بنے گی۔ اور اگر آپ نے ان کی دینی تعلیم کی فکر نہ کی تو یہی اولاد نافرمان ہوگی اور آخرت میں عذابِ الٰہی کا موجب بنے گی۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی ہمت اور نیک اعمال کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین !

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ بعض اصحاب خط پر اپنا پتہ لکھنا ہی بھول جاتے ہیں۔

خطبۂ جمعہ

۱۶- ربیع الاول ۱۳۸۵ھ بمطابق ۱۶- جولائی ۱۹۶۵ء

حق تعالےٰ شانہٗ کا فیصلہ ہے
کہ مشرک ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہے گا

از حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب مد ظلہ العالی

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم - بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ ۔

ترجمہ :- بے شک اللہ تعالےٰ شرک کی کو معاف نہیں کرے گا - اور شرک کے سوا جو گناہ جسے چاہے معاف فرمائے -

بزرگان محترم! حق تعالےٰ شانہٗ نے تمام زمینوں اور آسمانوں اور ان میں جو کچھ ہے سب کو پیدا کیا ہے اور وہی ہر شئے کا مالک و مختار ہے - اس لئے وہ ہرگز ہرگز پسند نہیں کرتا کہ اس کی خدائی میں کسی کو دخیل بنایا جائے اور اس کے شریک ٹھہرائے جائیں - اس کا اپنے بندوں پر یہ حق ہے کہ اسے اپنی ذات و صفات اور افعال میں وحدہٗ لاشریک سمجھا جائے اور اس کی ذات اور صفات اور اس کے افعال میں کسی غیر کو شریک نہ بنایا جائے - ورنہ شرک ایسی بری چیز ہے کہ مشرک کے لئے اللہ تعالےٰ نے قرآن پاک کی مذکورہ بالا آیت میں یہ فیصلہ فرما دیا ہے کہ وہ کبھی بہشت میں نہیں جائے گا - اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہے گا -

محترم حضرات! یاد رکھیے کہ اسلام کا سب سے اہم مسئلہ توحید ہے - اس کا ذکر قرآن مجید میں بار بار آیا ہے - تمام عقائد کی جڑھ اور تمام نیک کاموں کی بنیاد اسی ایمان پر قائم ہے کہ تمام انسانوں کا پروردگار، کائنات کا مالک، عبادت کا مستحق اور قیامت کے دن حساب لینے والا فقط ایک خدا ہے - وہی انسان گناہ، بدکاریاں اور خرابیاں کرتا ہے - جسے نہ تو اللہ تعالیٰ کی اعلیٰ اور برتر ہستی کے وجود پر یقین ہو - اور نہ اس کی قوت و طاقت پر اور حساب کے دن پر ایمان ہو -

اہل کتاب اور مشرک قوموں میں جس قدر گمراہی، جاہلیت، تاریک خیالی اور وہم پرستی موجود تھی - اسے دور کرنے کے لئے اسلام نے توحید خداوندی کا عظیم ترین عقیدہ پیش کیا اور بتایا کہ انسان کی ہر ضرورت کو پورا کرنے والا فقط خدائے واحد ہے - آڑے وقت مدد کرنے والا، نعمتیں دے کر اس کا امتحان کرنے والا - روزی مہیا کرنے والا اور پھر اپنی رحمت سے گناہ معاف کر دینے والا وہی خدا ہے - ہر آن اور ہر گھڑی سننے والا، مشکلیں آسان کرنے والا، حاجت روا، اور مشکلیں حل کرنے والا صرف وہی ہے - اس لئے عبادت کے لائق فقط وہی ہے - اسے ہر وقت پکارنا چاہیے - اسے ہی اپنا مالک و مختار سمجھنا چاہیے اور آخرت میں اسی کے حضور جواب دہی اور حساب و کتاب کا احساس رکھنا چاہیے -

ہمارا یقین ہے

کہ عقیدۂ توحید ہی ایسا عقیدہ ہے جو ہمیں سیدھی راہ اختیار کرنے میں مدد دیتا ہے - اس عقیدہ پر کاربند ہونے سے ہمیں ہر وقت اس کا فکر لگ جاتا ہے کہ ہم کہیں اصل راہ سے بھٹک نہ جائیں - دوسروں سے بدمعاملگی سے پیش نہ آئیں اور خدا و رسول کی نافرمانی سے بچیں -

اب اس عقیدہ کو ذہن میں رکھتے ہوئے علیحدہ علیحدہ تفصیل ملاحظہ فرمائیے جن میں حق تعالیٰ شانہٗ وحدہٗ لاشریک ہے

خدا ایک ہے

قولہٗ تعالیٰ :-

(۱) وَاِلٰـھُکُمْ اِلٰـہٌ وَّاحِدٌ (سورہ بقرہ رکوع ۱۹)

ترجمہ :- اور تمہارا خدا ایک ہی ہے -

(۲) وَمَا مِنْ اِلٰـہٍ اِلَّآ اِلٰـہٌ وَّاحِدٌ (مائدہ رکوع ۱۰)

سوائے ایک کے کوئی خدا نہیں۔

(۳) اِنَّمَا ھُوَ اِلٰـہٌ وَّاحِدٌ (انعام رکوع ۳)

سوائے اس کے نہیں کہ وہ خدا ایک ہی ہے -

یہ تو قرآن عزیز کا فرمان واجب الاذعان ہے - اگر انسان اپنے گرد و پیش میں پھیلے ہوئے ذرّہ ذرّہ پر غور کرے تو وہ بھی خداوند قدوس کی وحدانیت کی شہادت دیتے نظر آئیں گے - عارف رومی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا پتہ کی بات ارشاد فرمائی ہے ؎

ہر گیا ہے کہ از زمین روید
وحدہٗ لاشریک لہٗ گوید

وہ فرماتے ہیں کہ گھاس کا ہر پتا جب زمین سے سر نکالتا ہے تو ایک ہوتا ہے اور اس طرح اعلان کرتا ہے کہ خدا وحدہٗ لاشریک ہے یکتا ہے اور کا کوئی ثانی اور ہمسر نہیں مولانا ظفر علی خاں مرحوم نے بھی حق تعالیٰ کی یکتائی پر بڑے مزے کا شعر کہا ہے ؎

گواہی دے رہی ہے اسکی یکتائی پہ ذات اس کی
دوئی کے نقش سب جھوٹے ہیں سچا ایک نام اس کا

سارا جہاں فقط اسی نے بنایا ہے

قولہٗ تعالےٰ :-

(۱) ھُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّ ط (انعام رکوع ۹)

ترجمہ :- اور وہی ہے جس نے زمین آسمان ٹھیک بنائے -

(۲) وَ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ
اور اللہ تعالیٰ نے ہی ہر شے کو پیدا کیا ہے۔

سارے جہان کا مالک فقط اللہ تعالیٰ ہے

قولہ تعالیٰ
(۱) لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (سورۃ بقرہ رکوع)
ترجمہ - آسمان اور زمین میں فقط اللہ تعالیٰ ہی کی بادشاہی ہے۔
(۲) وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (آل عمران رکوع ۱۹)
اور زمین اور آسمان کی بادشاہی فقط اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔

سارے جہان میں فقط اللہ تعالیٰ کا حکم ہی جاری وساری ہے

قولہ تعالیٰ :-
(۱) اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ (انعام رکوع ۷)
ترجمہ :- اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا حکم نہیں۔
(۲) وَلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا (کہف رکوع ۴)
اور اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔
(۳) اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ (نمل رکوع ۶)
بے شک تیرا رب اپنے حکم سے ان کے فیصلے کرتا ہے۔
علامہ اقبال مرحوم نے اس مضمون کو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا حکم نہیں ان الفاظ میں شعر کا جامہ پہنایا ہے ؎
سروری زیبا فقط اُس ذاتِ بے ہمتا کو ہے
حکمراں ہے اک وہی باقی بتانِ آزری

رزق کا انتظام فقط اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے

قولہ تعالیٰ :-
(۱) فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ (عنکبوت رکوع ۲)
ترجمہ :- خدا ہی سے رزق طلب کرو۔
(۲) وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ (یونس رکوع ۱۰)
اور ہم نے انہیں ستھری چیزوں کا رزق دیا۔
(۳) لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ (شوریٰ رکوع ۲)
ترجمہ :- آسمان اور زمین کی کنجیاں اللہ تعالیٰ ہی کے قبضہ میں ہیں جس کے لئے چاہے رزق کشادہ کرے اور جس کے لئے چاہے تنگ کر دے۔

غیب دان فقط اللہ تعالیٰ جل شانہٗ ہی ہے

قولہ تعالیٰ :-
(۱) فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ (یونس رکوع ۲)
ترجمہ :- کہدیجئے ! غیب کا علم سوائے خدا کے کسی کے پاس نہیں
(۲) وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (ھود رکوع ۱۰)
ترجمہ :- اور آسمانوں اور زمینوں کا غیب فقط اللہ تعالیٰ ہی کے قبضہ میں ہے۔
(۳) وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ (انعام رکوع ۷)
اور غیب کی کنجیاں اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہیں۔ اللہ تعالیٰ سوا انہیں کوئی نہیں جانتا۔
بزرگان محترم :- اللہ تعالیٰ جل شانہٗ پیغمبروں اور ولیوں کو اپنے خزانہ غیب سے علم عطا فرماتا ہے اور وہ اطلاع پانے کے بعد معلوم کر لیتے ہیں۔ اور غیب کو بیان کرتے ہیں۔ مگر انہیں غیب دان نہیں کہا جا سکتا وہ فقط غیب بیان کرنے والے ہوتے ہیں۔ غیب دانی فقط اللہ تعالیٰ ہی کا خاصہ ہے۔

اولاد دینا فقط اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے

قولہ تعالیٰ :-
يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ۝ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ۭ (شوریٰ رکوع ۵)
ترجمہ :- جسے چاہے بیٹیاں دے اور جسے چاہے بیٹے دے یا بیٹے اور بیٹیاں دونوں قسمیں دے اور جسے چاہے بانجھ بنائے۔

اللہ تعالیٰ ہی شفا عطا فرما سکتا ہے

قولہ تعالیٰ :-
(۱) وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ (شعراء آیت ۸۰)
ترجمہ :- اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو اللہ تعالیٰ ہی مجھے شفا دیتا ہے۔ یہ الفاظ جدِّ انبیاء حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ فقط اللہ تعالیٰ جل شانہٗ ہی شفا عطا فرما سکتا ہے۔

ہر چیز کا نفع و نقصان اللہ کے سوا کسی کے اختیار میں نہیں

قولہ تعالیٰ :-
وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ۭ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ (یونس آیت ۱۰۷)
ترجمہ :- اور اگر اللہ تمہیں کوئی تکلیف پہنچائے۔ تو اس کے سوا اسے ہٹانے والا کوئی نہیں۔ اور اگر تمہیں کوئی بھلائی پہنچانا چاہے تو کوئی اس کے فضل کو پھیرنے والا نہیں۔ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اپنا فضل پہنچاتا ہے۔

عبادت اور سجدے کے لائق فقط اللہ تعالیٰ ہے

قولہ تعالیٰ :-
(۱) فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا (السجدۃ النجم رکوع ۳)
ترجمہ :- سو سجدہ اللہ تعالیٰ ہی کو کرو۔ اور بندگی بھی اسی کی کرو۔
(۲) لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ (حٰم السجدہ رکوع ۵)
ترجمہ :- سورج کو سجدہ نہ کرو اور نہ چاند کو اور اس اللہ کو سجدہ کرو جس نے انہیں پیدا کیا ہے اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔

اوپر بیان کردہ تمام آیات کا حاصل

یہ نکلا کہ :-
(۱) اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو معبود نہ بناؤ۔ (۲) سارا جہان فقط اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے (۳) سارے جہان کا فقط وہی مالک ہے (۴) سارے جہان کا انتظام اسی کے قبضہ قدرت میں ہے اور اسی کا حکم ساری کائنات

باقی ص۱۶ پر

سلام آپ پر تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم

فریدی چلو چل کے روضہ پہ کہنا سلام آپ پر تاجدار مدینہ

مولینا جمیل احمد میواتی خلیفہ مجاز حضرت رائے پوری

اللھم صل علیٰ سیدنا محمد النبی الامی و الہٖ و بارک وسلم

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہٗ ولا رسول بعدہٗ ولا نبوۃ بعدہٗ: امّا بعد:
اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○

فضائل و برکاتِ درود شریف کے سلسلہ میں یہ مضمون ترتیب دیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ جل شانہٗ محض اپنی رضا عالیہ کا ذریعہ بناتے ہوئے قبول فرمائیں۔ آمین! ہم سب مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ مرتے دم تک انتہائی اخلاص کے ساتھ روزانہ صبح و شام ہر حالت میں بلا ناغہ درود شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین بحرمت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

اس لئے کہ تلاوتِ کلام اللہ کے بعد سب سے بہتر وظیفہ درود شریف ہی ہے۔ لہٰذا ذیل میں اوّل درود شریف کے فضائل لکھے جاتے ہیں۔ سب سے پہلی چیز اخلاص نیّت ہے۔ ہر نیک عمل خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا۔ اس کا قبول ہونا نہ ہونا نیت کی درستی و خرابی پر موقوف ہے نیت اگر صحیح ہے، نیّت میں اخلاص ہے ریا وسُمعہ سے پاک ہے تو وہ نیک عمل عنداللہ قبول ہو گا۔ اگر نیّت میں فتور ہے، جذبۂ ریا موجود ہے محرّک اس عمل کا مخلوق کو دکھانا و سنانا ہے تو یہ عمل خواہ صورتاً کتنا ہی بڑا ہو۔ عنداللہ رَد کر دیا جائے گا۔ اعاذاللہ منہ۔

قطب الارشاد شیخ التفسیر حضرت لاہوری نوراللہ مرقدہٗ ارشاد فرماتے تھے۔ تصحیح نیّت کے لئے دو چیزیں ضروری ہیں ایک یہ کہ یا اللہ فقط آپ ہی کی رضامندی حاصل کرنے کی غرض سے کر رہا ہوں دوسرے یہ بھی ہے کہ کسی اور کے لئے نہیں کر رہا ہوں۔

حضرت جی مولانا محمد یوسف نوراللہ مرقدہٗ فرماتے تھے۔ اوّل میں نیّت کو صحیح کرو۔ درمیان عمل میں اس کی نگہداشت کرو۔ ختم عمل پر نیّت کی کمی کوتاہیوں کو نکالو۔ اور سوچو کہ مجھ سے کیا کیا کوتاہیاں ہوئی ہیں اس پر ندامت ہو۔

حدیث شریف میں ہے کہ اعمال کا دار و مدار (یہ کہ جزا و سزا، ردّ و قبول) اُن کی نیّتوں پر موقوف ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اخلاص کامل سے نوازے اور مرتے دم تک اس پر قائم و دائم رکھے۔ آمین!

ان ہی صبح و شام میں اسی تھوڑی سی زندگی میں، اسی قرآن پاک اور ان ہی احادیث مبارکہ پر ایمان رکھنے اور عمل پیرا ہونے سے بعض قطبیت، غوثیت اور ولایت کے اعلیٰ مدارج و قرب خداوندی میں بیش از بیش درجات حاصل کر لیتے ہیں اور اکثر ہیں کہ ان نعمتوں سے محروم۔ حالانکہ جو کامیاب ہوتے اور ہو رہے ہیں۔ ان کے لئے بھی یہ ہی اعمال ضروری قرار دئے گئے۔ ان کے لئے بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہترین نمونہ ہیں اور جو کورے رہے اور ناکام رہے روحانیت سے اور اندرونی کمالات سے ان کے لئے بھی یہی اعمال ہیں ان سے بھی یہ مطلوب ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات پاک ان کے لئے بھی رہبر اعظم ہے۔ فرق صرف اخلاص کا ہے جس درجہ کا اخلاص ہوگا۔ اسی قدر اعمال میں نورانیت و پختگی و وزن ہوگا۔

اخلاص یہ ہے کہ دین و دنیا میں کوئی اور غرض وابستہ نہ ہو سوائے رضائے الٰہی کے۔ برکات، ثمرات کا تو یقین رکھے اور یہ کہ اللہ تعالےٰ مرحمت بھی فرمائیں گے لیکن خود کی نیّت ان چیزوں کے حاصل کرنے کی ہرگز نہ ہو۔

ایک بزرگ کے پرانے خادم نے عرض کیا۔ یا حضرت! ۱۹ سال خدمت میں رہتے ہوئے ہو گئے مجھے تو کچھ حاصل نہیں ہوا۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم ریاضت و مجاہدہ، ذکر و اذکار کس نیّت سے کرتے تھے۔ عرض کیا تا کہ آگے مَیں بھی لوگوں کو سکھاؤں۔ فرمایا صورتاً تو بات ٹھیک ہے لیکن اصل میں اس میں فریب نفس موجود ہے اور یہ ہی چیز تمہاری خرابیٔ نیّت پر دلالت کرتی ہے۔ مقصد تمہارا پیر بننا ہے۔ حالانکہ نیّت فقط یہ ہونی چاہئے کہ محض رضاء الٰہی حاصل کرنے کے لئے یہ سب کچھ کر رہا ہوں۔ پھر اللہ تعالےٰ جل شانہٗ جس سے چاہیں کام لے لیں۔

ایک بزرگ کا ارشاد ہے کہ وہ واعظ جو وعظ و تقریر کرنے کے بعد لوگوں سے داد کا متمنّی ہو اور ہر مختلف قرینے سے یہ معلوم کرے کہ کہو جی تقریر کیسی رہی؟ تاکہ لوگ اس کی تعریف کریں تو سمجھ لو کہ یہ فاسق ہے۔ اور مخلص واعظ کی یہ پہچان ہے کہ وعظ و تقریر کر کے خواہ لوگ ہی از خود تعریف کریں پھر بھی وہ سچّے دل سے نادم ہوتا ہے اور اپنے کو قصور وار جانتا ہے۔ آج واعظ صاحبان، ایڈیٹر صاحبان بہرحال مختلف شعبہائے زندگی میں دین و دنیا کے کام کرنے والے الّا ماشاءاللہ سب ہی داد خواہی کے مریض ملیں گے۔ الامان والحفیظ۔

مقصد تو اس مضمون میں درود شریف کے فضائل گنانا ہے۔ نیّت والی بھی بات چونکہ ضروری تھی اس لئے اس کا ذکر کیا ہے مگر اس کو طول نہیں دینا بس اتنا ہی کافی ہے۔

درود شریف کیا ہے

حضرت جی مولانا محمد یوسف نوراللہ مرقدہٗ فرمایا کرتے تھے کہ درود شریف اصل میں نام ہے اُس درخواست کا جو ایک امتی کی طرف سے اللہ سبحانہ و تقدس کے دربار میں پیش کی جا رہی ہے کہ "اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل و اصحاب کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے مجھ پر اتنے احسانات ہیں کہ جن کا بدلہ میں دے ہی نہیں سکتا بس آپ ہی میری اس درخواست پر اپنی شان و قدرت کے مطابق آپؐ اور آپؐ کی آل و اصحاب پر بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل فرما"۔ پھر اللہ تعالےٰ جو رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائیں گے وہ ان کی علو شان اور قدرتِ کاملہ کے بقدر ہوں گی۔

یہ ان کا کرم ہے

جہاں اللہ تعالیٰ جلشانہٗ کی ہر آن و ہر گھڑی بیشمار نعمتیں اس کی مخلوق کے شامل حال ہیں۔ وہاں ان کا بہت ہی بڑا کرم یہ بھی ہے کہ ہم لوگوں کو اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنے کا حکم فرما دیا۔ ورنہ کہاں ہم اور کہاں درود شریف جیسی انمول و لازوال نعمت۔ جبکہ خود اللہ سبحانہ و تقدس اور اس کے پاک فرشتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک پر صلوٰۃ و سلام بھیجتے رہتے ہیں۔ اے لوگو! کیا تم نے یہ گمان کر لیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درود بھیجنے کے محتاج ہیں (معاذ اللہ) اے بے وقوف! اے غافل و بے پروا۔ سُن۔ جناب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر پر ہر وقت ہر گھڑی ہر آن ستر ہزار فرشتے درود شریف پیش کرتے رہتے ہیں اور یہ ستر ہزار کی ٹولی جب درود شریف پڑھ کر اپنی باری ختم کر کے ہٹتی ہے تو پھر قیامت تک ان کو دوبارہ موقع اس امر کا نہیں ملے گا۔ اس لئے کہ ان کے پیچھے اتنے فرشتے اپنی اپنی باری کا انتظار کر رہے ہیں کہ جن کی گنتی اللہ تعالےٰ ہی جانتے ہیں۔

مانا کہ تم دینی کاموں میں مشغول ہو جن کا حق ہونا بھی ثابت ہے مگر اس بات پر کیسے صبر کر لیا جاوے کہ نفس ذکر سے تم غافل رہو۔ دین اور دین کی خدمت کس ذات پاک کی بدولت نصیب ہوئی۔ افسوس تم صبح سے شام تک درس و تدریس، وعظ و تقریر میں تو مشغول رہو مگر نفس ذکر یعنی مطلقاً درود شریف پڑھنے کے لئے تمہارے پاس وقت نہیں۔ اس سلسلہ میں جتنے اعذار تم نے اکٹھے کئے ہوتے ہیں وہ سب عبث ہیں کیا تم اِن اعمال دینیہ میں مشغول رہتے ہوئے دوست۔ احباب بیوی بچوں سے مصروف گفتگو نہیں ہوتے۔ اگر ہوتے ہو تو صبح و شام ایک ایک تسبیح درود شریف کی نہیں پڑھ سکتے۔ تمہارے اعذار کو کیسے قبول کیا جا سکتا ہے۔ اس بے مروّتی کے مرض میں کب تک پھنسے رہوگے؟ میاں ہم غافل ہمارے دل بے دھیانی کے مریض، ہماری زبانیں گندی، یہ تو ان کا کرم ہے کہ اس پر بھی درُود بھیجنے کا حکم فرما دیا۔ انگلی کٹا کر شہیدوں میں نام لکھاتے جانے کا موقع فراہم کر دیا گیا ہے۔ درود شریف بھیج کر ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیواؤں میں شمار ہونے کے محتاج ہیں۔ نہ یہ کہ ہم درود و سلام پڑھیں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو راحت ہوگی ورنہ نہیں۔ توبہ توبہ ؎

ہزار بار بشویم دہن بمشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن بے ادبی ست

ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھیں گے تو اللہ پاک کا حکم پورا ہوگا۔ جس پر رحمتیں و برکتیں ہمیں نصیب ہوں گی کل قیامت میں آپ کی شفاعت و قرب نصیب ہوگا اور اس جہان میں بھی آپؐ کی نگاہِ کرم شاملِ حال ہوگی نہ یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمارا احسان ہوگا۔ معاذ اللہ!

انتہائی کرم نوازی

اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کی یہ انتہائی کرم نوازی ہے کہ پچھلی امتوں کے مقابلہ میں اس امت کی ایک نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے یعنی مسلمان جب کوئی ایک نیک کام کرے تو کم از کم دس نیکیاں اس کے لئے لکھی جائیں گی۔ صرف ارادہ کر لینے پر بھی ایک نیکی لکھی جائے گی۔ اور اگر خطا سرزد ہو جائے تو ایک کی ایک ہی لکھی جائے گی۔ تو گویا جس نے ایک مرتبہ درود شریف پڑھا تو اس نے دس نیکیاں حاصل کر لیں۔ اب ذیل میں درود پاک کے فضائل لکھے جاتے ہیں:-

فضائل درود شریف

جو کتب معتبرہ سے جمع کئے گئے ہیں۔

۱۔ جس نے ایک مرتبہ درود شریف پڑھا اس کو دس تو نیکیاں ملیں گی، دس خطائیں اس کی معاف ہوں گی۔ دس درجے قرب خداوندی میں بڑھا دئے جائیں گے اور دس مرتبہ اس پر رحمت الٰہیہ نازل ہوگی۔ (سبحان اللہ)

۲۔ جمعہ کے روز! مندرجہ بالا شرح تو عام دنوں کی شامل ہے۔ جمعہ کے روز ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے پر سو تو نیکیاں ملیں گی، سو درجہ بلند ہوں گے، سو خطائیں معاف ہوں گی، سو مرتبہ رحمتیں نازل ہوں گی۔ کیا ٹھکانہ ہے اس ذات پاک کی دَین کا۔ لہٰذا جمعہ کے روز اور دنوں کے مقابلہ میں کم از کم دوگنی، چوگنی مرتبہ درود شریف پڑھے۔ بھائیو! کیا خیال ہے تمہارا۔ جس پر سو مرتبہ رحمتیں صرف ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے پر نازل ہوں۔ تو ایک تسبیح پڑھنے پر جس میں سو دانے ہوتے ہیں تو اس حساب سے دس ہزار مرتبہ رحمتیں نازل ہوں گی۔ سو جس پر دس ہزار مرتبہ رحمتیں نازل ہونگی تو یہ چیز کس قدر دینی دنیوی منفعت کا سبب ہوگی۔

۳۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے روز بکثرت مجھ پر درود شریف پڑھا کرو۔ جمعہ کے دن کا درود میرے روبرو پیش کیا جاتا ہے۔

۴۔ جو اپنے تمام اوقات میں علاوہ فرائض کی ادائیگی کے درود شریف ہی پڑھتا رہے گا اور دیگر نفل عبادات سے باز رہا تو بھی اکیلے درود شریف کا پڑھنا کافی ہوگا۔ اور دنیوی تفکرات و پریشانیوں کو دور کر دیا جائے گا۔ اور خطائیں معاف کر دی جائیں گی۔

۵۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے فرشتوں کی ایک جماعت کو اسی کام پر مقرر فرما دیا ہے کہ جہاں کہیں اور جس وقت بھی کوئی درود شریف پڑھے اس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچایا جائے۔

۶۔ ایک جگہ ارشاد فرمایا جو میری قبر پر آ کر درود شریف پڑھتے ہیں۔ اس کو میں خود سنتا ہوں جو دور رہ کر پڑھتے ہیں۔ فرشتے مجھ تک پہنچا دیتے ہیں۔ کہ یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) فلاں بن فلاں آپ پر درود شریف پڑھتا ہے۔ سبحان اللہ!

اِس ہاتھ سے دے اُس ہاتھ سے لے
یاں سودا دست بدستی ہے

۷۔ ایک جگہ یہ بھی ارشاد پاک وارد ہوا ہے کہ درود شریف پڑھنے والے پر اللہ تعالےٰ ستّر رحمتیں نازل فرماتا ہے اور فرشتے اس کے لئے ستّر بار دعائے رحمت کرتے ہیں۔

۸۔ کل قیامت میں جہاں عرش الٰہی کے سوا کہیں سایہ نہ ہوگا درود شریف پڑھنے والے کو اس سایہ میں جگہ دی جائے گی۔

۹۔ جو جتنی دیر درود شریف پڑھتا رہیگا اللہ سبحانہ و تقدس کے فرشتے اتنی ہی دیر تک اس پر رحمت کی دعا کرتے رہیں گے۔ اب اس شخص کو اختیار ہے خواہ مجھ پر درود شریف کم پڑھے یا زیادہ۔

۱۰۔ جو مجھ پر سَو مرتبہ درود شریف پڑھے گا اللہ تعالےٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائیں گے۔ ان میں تیس دنیا کی اور ستّر آخرت کی۔

۱۱۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس شخص نے کتاب میں میرا نام لکھا اور مجھ پر درود شریف بھیجا (یعنی ساتھ ہی درود شریف کے الفاظ بھی لکھے)، تو جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا اس وقت تک فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے رہیں گے۔

لہٰذا سب ہی کی خدمت میں عرض ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پاک کے ساتھ "صلی اللہ علیہ وسلم" ضرور لکھا کریں۔ صرف "صلعم" لکھنا کافی نہیں بلکہ یہ لاپرواہی اور بے ادبی ہے۔ اسی طرح جب بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پاک سنو ضرور صلی اللہ علیہ وسلم کہو۔ اپنے گھر والوں بیوی بچوں سب ہی کو اس کی تعلیم دو اور اس کی اتنی مشق ہو جائے کہ بے اختیار منہ سے درود شریف کے الفاظ نکلنے لگیں۔ انگریزی دان صاحبان صرف MOHD لکھ دیتے ہیں یہ غلط ہے بلکہ ڈبل ایم کے ساتھ MOHAMMAD لکھنا چاہیئے۔

۱۲۔ ایک حدیث پاک میں یوں بھی ارشاد پاک وارد ہوا ہے کہ جس کے سامنے میرا نام آئے اور مجھ پر درود شریف نہ پڑھے۔ جبرئیل امین علیہ السلام نے بد دعا کی کہ اللہ پاک اس کو ہلاک و برباد کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آمین!

۱۳۔ تمام عمر میں ایک مرتبہ درود شریف پڑھنا فرض عین ہے۔ ارشاد پاک ہے کہ جو میرا ذکر سن کر درود نہیں پڑھتا وہ بخیل ہے ایک جگہ ارشاد ہے وہ جہنمی ہے۔

۱۴۔ مجلس میں جب بھی پہلی مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پاک سنا جاوے تو درود شریف پڑھنا واجب ہے نہ پڑھنے والا گنہگار ہے۔ اس

کے بعد جب بھی اس مجلس میں جتنی مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ خیر ہو درود شریف پڑھنا مستحب ہے لیکن محبت کا تقاضا یہی ہے کہ ہر مرتبہ درود شریف پڑھے۔

۱۵۔ جس مجلس میں اللہ سبحانہ وتقدس کی حمد و ثنا نہ ہوا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا گیا ہو کل قیامت میں وہ وقت جو اس مجلس میں گذرا حسرت کا باعث ہوگا ـــــ آج ہماری کتنی مجالس ایسے ہی ختم ہو جاتی ہیں جو اس ذکرِ خیر سے خالی ہوتی ہیں۔ غور کا مقام ہے۔

۱۶۔ جو روزانہ ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھے گا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے کہ مرنے سے قبل ہی اپنا مقام جنت میں دیکھ لے گا۔

۱۷۔ ایک حدیث شریف میں ارشادِ عالی وارد ہوا ہے کہ جو مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے، زمین و آسمان کی سب چیزیں درود بھیجتی ہیں۔

(۱۸) جو یہ چاہیے کہ کل قیامت میں اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہو کر ملے وہ مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھے

(۱۹) ارشاد فرمایا جو مجھ پر سو مرتبہ درود شریف پڑھے گا کل قیامت میں اس کے ساتھ عظیم الشان نور ہو گا اگر یہ نور ساری مخلوق کو تقسیم کر دیا جائے تو سب کو کفایت کر جائے گا۔

(۲۰) کثرت سے درود شریف پڑھنا فاقہ اور افلاس کو دور کرنا ہے۔

(۲۱) اللہ تعالیٰ جل شانہ نے حضرت موسیٰ علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی بھیجی کہ اگر تم چاہتے ہو کہ کل قیامت کے روز پیاس نہ لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود شریف پڑھا کرو۔

(۲۲) جب کان بولنے لگے تو درود شریف پڑھو اس سے آرام آ جائے گا۔

(۲۳) اس طرح جب پاؤں سو جائے تو درود شریف پڑھ لیا کرو آرام آ جائے گا

(۲۴) جو یہ چاہے کہ اس کے مال میں برکت ہو تو یہ پڑھے اللھم صل علی سیدنا محمد عبدک ورسولک و علی المومنین والمومنات وعلی المسلمین والمسلمات

(۲۵) جس کی کوئی چیز گم ہو جائے یا بھول جائے تو درود شریف پڑھ لیا کرے انشاء اللہ وہ چیز مل جائے اور یاد آ جائے گی۔

(۲۶) آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو صبح و شام مجھ پر دس دس مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے قیامت میں اس کے لئے میری شفاعت ہو گی۔

◎ اب چند آداب و مسائل درود شریف کے پڑھنے کے بارے میں لکھے جاتے ہیں

(۱) سب سے افضل تو یہ ہے کہ با وضو ہو پھر وضو میں مسواک بھی کی ہو قبلہ رخ ہو، تنہائی ہو تو اور بہتر ہے لباس صاف ستھرا ہو۔ خوشبو لگا لے تو اور عمدہ ہے اب درود شریف پڑھے

(۲) درود پاک پڑھتے وقت یہ تصور کرے کہ جو درود شریف میں پڑھ رہا ہوں فرشتے اس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا رہے ہیں خواہ آہستہ ہی پڑھوں۔ اس لئے کہ فرشتوں کا سننا ہمارے سننے سے مختلف ہے۔ جب اللہ پاک نے ان کو اسی کام پر مقرر فرمایا ہے تو اس کی طاقت و توفیق اور استعداد بھی بخشی ہے کہ ہلکی سے ہلکی آواز کو سن لیں۔ لہٰذا زور زور سے درود پڑھنا کوئی ضروری نہیں پھر مستورات کی تو آواز کا بھی پردہ ہے ان کو کیسے زور سے پڑھنا جائز ہو گا۔ خواہ وہ جگہ مسجد ہو یا اپنا گھر پھر زور سے پڑھنے پر ریا کا احتمال بھی ہو سکتا ہے آہستہ پڑھنے پر اس سے نجات بھی ہے۔ ہاں اتنی آواز سے پڑھنا کہ خود سن لے درست ہے اس سے وساوس سے نجات ہو گی اور سرور کا سبب بھی ہو گا۔

(۳) درود شریف پڑھتے وقت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کے کمالات و اوصاف کو سامنے رکھے کہ تمام کائنات میں ہر خوبی و صفت کے اعتبار سے آپ سب سے برتر و اعلیٰ ہیں آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہو گا آپ اللہ پاک کے محبوب ہیں۔ سبحان اللہ اس تصور کے ساتھ درود شریف پڑھنے سے محبت میں بھی اضافہ ہو گا اور دل لگنے کا سبب ہو گا نور و سرور بھی بڑھے گا۔

(۴) اگر پیشاب پاخانہ کی سخت حاجت ہو تو ایسی حالت میں درود شریف پڑھنا بجائے ثواب کے الٹا مواخذہ کا سبب ہو گا۔ اس لئے کہ زبان پر تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پاک ہو گا اور دل و دماغ پیشاب خانہ کے دھیان میں ہو گا یہ بے ادبی ہے۔ پہلے فراغت حاصل کرے اب وضو کر کے پھر درود شریف پڑھے۔

(۵) اسی طرح لہو و لعب، کھیل کود کی مجلسوں سے ہر حالت میں اجتناب کرے بالخصوص درود شریف کو ایسی جگہوں میں نہ پڑھے اس سے احترام میں کمی واقع ہو گی

(۶) جو لوگ حقہ، سگریٹ، نسوار کے عادی ہیں خدا ان کو چھوڑنے کی توفیق عطا فرمائیں آمین۔ ان چیزوں کے پیتے وقت درود شریف نہ پڑھیں بلکہ فراغت کے بعد اچھی طرح کلی اور مسواک کر کے پھر پڑھیں۔

مسائل

(۱) بے وضو بھی صرف کلی کر کے ذکر اللہ درود شریف، بغیر ہاتھ لگائے قرآن مجید منہ زبانی پڑھا جا سکتا ہے۔ باوضو ہو کر پڑھنا تو سبحان اللہ افضل ہی افضل ہے۔ لیکن اگر ہر وقت وضو نہ رہ سکے تو قرآن مجید صرف کلی کر کے بھی پڑھ سکتے ہو۔ بشرطیکہ جنبی نہ ہو۔

(۲) چلتے پھرتے، بیٹھتے اٹھتے، سواری پر، سفر میں، حضر میں، لیٹے بیٹھے، عورتیں گھر میں کام کاج کرتے، ہانڈی پکاتے وقت چولہے کے پاس بیٹھے بیٹھے درود شریف پڑھ سکتی ہیں۔

(۳) حیض و نفاس کی حالت میں قرآن شریف کو نہ منہ زبانی پڑھ سکتی ہیں نہ چھو کر البتہ ذکر اللہ تسبیحات صبح و شام درود شریف وضو کر کے یا کلی کر کے پڑھ سکتی ہیں۔

(۴) تسبیح کا ہونا نہ تو لوازمات سے ہے نہ بدعات میں سے۔ تسبیح سے شمار کرنے میں۔ آسانی رہتی ہے سو یہ ایک آلہ کا درجہ رکھتی ہے۔ اس کا رکھ لینا کوئی عیب نہیں۔ تسبیح نہ ہو تو انگلی کے پوروں پر بھی پڑھ لیا کرو، مگر اس سے دقت ہو گی۔ بڑی تسبیح رکھتے ہوئے شرم محسوس کرو تو چھوٹے دانے والی تسبیح لے لو۔ خدا نے دولت دی ہے تو عمدہ قیمتی بھی لے سکتے ہو جو رات کو چمکتی ہے بازار میں نکلتے وقت ہاتھ میں تسبیح لے کر چلنے سے شرم آتی ہو تو جیب میں ہاتھ ڈالے دانے پڑھ لیا کرو۔ مگر ناغہ نہ ہو مقصد یہ ہے۔

(۵) سب سے افضل درود شریف تو وہ

ہی ہے جو نماز میں پڑھی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ کسی متبع سنت بزرگ سے چھوٹا سا درود شریف سیکھ کر وہ ہی پڑھ لیا کرو جن کو وقت کم ملتا ہے اور نماز والی درود شریف چونکہ بڑی ہے۔ اور اللھم صل اور اللھم بارک دونوں ملا کر ایک دانے پر پڑھنے سے ایک مرتبہ درود شریف شمار ہوتا ہے تو وہ کوئی چھوٹے سے چھوٹا درود پڑھ لیا کریں مگر ناغہ نہ کریں کہ خسران کا سبب ہے۔

(۶) جس دن دیکھو کہ کسی بھی وجہ سے بہت تکان ہے یا کمزوری ہے، مرض لاحق ہے۔ یا بعد میں فرصت نہیں ملے گی تو ایک تسبیح صرف صل اللہ علیہ وسلم، صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی پڑھ لیا کرو یہ بھی درود شریف ہی ہے۔ مگر نہ پڑھنا اور ناغہ کر دینا یہ بہت بری بات ہے۔

(۷) درود شریف ذکر اللہ کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے البتہ صبح و شام پڑھ لینا افضل ہے۔ جو تعداد کسی بزرگ نے بتائی ہوئی ہے وہ ان ہی مبارک اوقات میں پوری کر لیا کرو۔ صبح و شام اگر فرصت نہ ملے تو عشاء کے بعد پڑھ لیا کرو۔ ہر شخص اپنے مشاغل کو زیادہ جانتا ہے وقت نکال کر بہر صورت پورا کر لے۔ ویسے جس وقت چاہے دن و رات میں درود شریف پڑھ سکتے ہو۔ کوئی ممانعت نہیں زوال کا وقت صرف نماز کے لئے منع ہے ذکر اللہ تلاوت کے لئے منع نہیں۔ بعض لوگ رات کے بارہ بجے بھی زوال سمجھتے ہیں یہ غلط ہے زوال کہتے وہ چند منٹ جب کہ سورج سر پر ہو اور ڈھلا نہ ہو اس وقت صرف نماز خواہ کیسی ہی ہو نہیں پڑھ سکتے۔

(۸) کسی وجہ سے بھی ایک وقت اگر درود شریف کی تسبیح رہ گئی تو دوسرے وقت یا پھر اس سے پہلے جتنی جلدی وقت مل سکے ناغہ پوری کر لی جائے اسی طرح نماز کا مسئلہ ہے فوت شدہ نماز کو جتنی جلدی ہو ادا کر لے یہ نہیں کہ آج کی ظہر نماز کی قضا کل ظہر ہی کو ادا ہوگی یہ غلط ہے نہ معلوم موت کسی وقت آ جائے۔

(۹) خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کے بعد تلاوت کلام پاک فرماتے اگر مہمانوں کو دینی باتیں بتانے کی وجہ سے تلاوت رہ جاتی تو عشاء کے بعد سونے سے پہلے تلاوت کلام پاک کو پورا فرماتے اس سے پتہ لگا کہ اگر کوئی نفل عبادت شروع کی جائے تو اس کو بہر صورت نبھایا جائے اور کسی وقت رہ جائے تو جتنی جلدی ہو سکے وقت نکال کر اس کو ادا کر لے۔

(۱۰) درود شریف اور ذکر اللہ کرتے وقت ضروری باتیں کر سکتے ہو خواہ دنیا کی ہو خواہ دین کی۔ بلا وجہ دنیا کی باتیں بنانا اچھا نہیں کہ یہ ظلمت کا سبب ہے۔ اس طرح کوئی دین یا دنیا کی بات معلوم کرے تو تسبیح روک کر جواب دیا جا سکتا ہے۔

(۱۱) جو بیبیاں ہانڈی وغیرہ پکانے میں مشغول ہوں تسبیح پڑھتی رہیں اگر کسی کام سے اٹھنا پڑے تو ساتھ ہی دیوار میں ایک کیل گاڑھ لیں جہاں تک تسبیح پڑھ لی وہاں سے دھاگے کو ننگا کر کے تسبیح کو ٹانک دیں تاکہ یاد رہے کہ یہاں تک پڑھی گئی ہے کام سے فارغ ہو کر پھر وہیں سے شروع کر دیں۔

ایک نہایت اہم اور ضروری بات

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بغیر القاب و آداب کے لینا گستاخی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو محفوظ فرمائے آمین۔ صرف محمد یا احمد کہہ دینا خواہ بعد میں صلی اللہ علیہ وسلم کہہ بھی دے تب بھی کافی نہیں بلکہ کم سے کم یوں ضرور کہے سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم اس سے زیادہ جتنے آداب بجالائے سبحان اللہ عین ایمان ہے اس طرح لکھنے میں بھی اس چیز کا خیال رہے۔ خواہ کسی بھی موزوں جگہ لکھو۔

نماز والی درود شریف میں اگر لفظ سیدنا بڑھا لیا جائے تو ہرگز کوئی حرج نہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابراہیم علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاک نام سے قبل ہر جگہ اس درود شریف میں لفظ سیدنا لگا سکتے ہو۔ وضاحت مطلوب ہو تو کتاب "تذکرۃ الرشید" دیکھ لیجئے گا۔

اب ذیل میں نماز والی درود شریف کے علاوہ چند اور درود شریف جو بہت بلند پایہ بزرگ پڑھتے آئے ہیں اور اپنے مریدین کو تلقین بھی فرماتے آئے ہیں لکھے جاتے ہیں۔ سب سے عمدہ بات اور ہمت کی بات تو یہ ہے کہ فرصت نہ بھی ہو تو فرصت نکال کر ان تمام درودوں کو روزانہ پڑھا کریں خواہ سب کی ایک ایک تسبیح ہی ہو۔ ورنہ اس مضمون کو پڑھنے کے بعد برکتاً ایک دن ان تمام درودوں کی ایک ایک تسبیح تو ضرور ہی پڑھ لیں پھر روزانہ پڑھنے کے لئے کوئی سی درود شریف پسند کر لے۔ عقیدہ یہ رکھے کہ سب ہی درود شریف عمدہ اور باعث برکت ہیں۔

(۱) شیخ العرب والعجم سیدنا حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نور اللہ مرقدہ اس درود شریف کو بہت پسند فرماتے ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ کُلِّ شَیْئٍ مَّعْلُوْمٍ لَّکَ

(۲) قطب الارشاد سیدنا حضرت رشید احمد گنگوہی نور اللہ مرقدہ اس درود شریف کو زیادہ پسند فرماتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی عَدَدَ مَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی ٥

شیخ الاسلام حضرت عالی مولانا مدنی نور اللہ مرقدہ، حضرت اقدس مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہم العالی کے یہاں بھی یہ ہی درود شریف رائج ہے۔ ان حضرات مقدسین کے یہاں صبح و شام مبتدی کو ایک ایک تسبیح علاوہ دیگر تسبیحات کے تبلائی جاتی ہے۔

(۳) قطب الارشاد شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری نور اللہ مرقدہ کے یہاں یہ درود شریف پسندیدہ تھی جو ایک خوبصورت کارڈ پر طبع شدہ مفت دفتر خدام الدین لاہور سے ملتی ہے۔ جس میں عشاء کے بعد تین تسبیح پڑھنے کو فرمایا گیا ہے۔ وہ درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ٥

ایک خواب میں حضرت قطب گنگوہی نور اللہ مرقدہ کو سلطان المشائخ سیدنا حضرت شاہ عبد القدوس گنگوہی نور اللہ مرقدہ کی زیارت باسعادت نصیب ہوئی جس میں حضرت اس درود شریف کے پڑھنے پر بہت خوش ہوتے ہوئے نظر آئے اور وہ یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّۃٍ ٥

ممکن ہے کتابت میں غلطی سے زیر زبر درست باقی نہ رہیں لہٰذا ایک ضروری بات یہ ہے کہ جو صاحبان عالم نہیں ہیں اگر وہ ان میں سے کسی درود شریف کو پڑھنا چاہیں تو کسی عالم سے زیر زبر درست کرا لیں۔

تذکرہ کتب مبارکہ

اب یہاں چند ان کتابوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے جو درود شریف کے فضائل میں تالیف کی گئی ہیں ان کا تعارف و وضاحت تو کسی اور موقع پر انشاء اللہ کر دیا جائے گا۔ یہاں صرف نشان دہی کی جاتی ہے۔ تاکہ احباب ان کو پڑھ کر درود شریف کی بیش از بیش برکات حاصل کر سکیں۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلی کتاب جو شرق و غرب میں متعارف ہے اور لاکھوں فرزندان توحید کا پڑھنے کا معمول ہے وہ دلائل الخیرات ہے۔

شیخ المشائخ حضرت عبداللہ محمد بن سلیمان جزولی حسینی المتوفی ۸۵۳ھ نور اللہ مرقدہ نے یہ کتاب مبارک تالیف کی ہے جس کی برکت سے آپ کی قبر شریف سے اب تک خوشبو آتی ہے آپ کی وفات شریفہ صبح کی نماز کی دوسری رکعت میں ہوئی سبحان اللہ یہ ہیں برکات درود شریف۔ احباب کی خدمت میں عرض ہے اس کتاب شریفہ کو عمر میں تو ایک مرتبہ ضرور ہی پڑھ لیں۔ ورنہ حسرت ہی رہے گی۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق مرحمت فرمائیں۔ ہمارے ملک پاکستان میں یہ کتاب مترجم بلاحاشیہ کے (۱) تاج کمپنی لمٹیڈ لاہور نے مختلف سائزوں پر طبع کی ہے جو کتابت طباعت اور عمدگی کاغذ کے اعتبار سے ممتاز ہے جیسا کہ کمپنی ہذا کا خصوصی امتیاز بھی ہے۔ (۲) دین محمد اینڈ سنز بل روڈ والوں نے سادہ سفید کاغذ پر موٹے موٹے حروف پر طبع کی ہے بڑی عمر والوں کو بہت مفید ہے۔ (۳) کراچی میں نور محمد اصح المطابع والوں نے مترجم و حاشیہ کے ساتھ طبع کی۔

(اجازت) یوں تو ہر نیکی کرنے کی اجازت ہی اجازت ہے مگر اس کتاب کو کسی متبع سنت بزرگ سے اجازت لے کر پڑھنے میں بہت ہی برکات مشاہدہ میں آئی ہیں اس کے علاوہ ایک عجیب روحانی سرور بھی نصیب ہوتا ہے پھر استقامت اور دعائے بزرگان دین شامل حال رہتی ہے جو بلا اجازت پڑھنے پر نہیں! اس کی اجازت بزرگان دین سے سلسلہ بسلسلہ چلی آرہی ہے۔ ہر عالم و ذاکر کرنے والا جس طرح بیعت اصلاح نہیں لے سکتا اس طرح اس کتاب کی اجازت بھی نہیں دے سکتا۔ اس سلسلہ میں بعض بزرگان دین کو اس کتاب کا بہت ہی ماہر و زبردست عامل، حامل و برکات دیکھا ہے۔ محض احباب کے فائدہ کی غرض سے بالخصوص کراچی میں بسنے والے حضرات کی خاطر ایک متبع سنت بزرگ جو اس کتاب مبارک کے زبردست عامل اور جن کو اپنے اکابر محققین سے اجازت بھی ہے نام نامی بتلاتا ہوں۔ حضرت مولانا قاری ابراہیم صاحب میواتی۔ جمشید روڈ ۳ جیل بالمقابل کوارٹرز 176/F میں قیام فرما ہیں الحمد اللہ بلا مبالغہ کہتا ہوں کہ **اتباع سنت** کی برکت سے آپ ان لوگوں میں سے ہیں جن کو دیکھ کر خدا یاد آجائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو تا دیر سلامت رکھے اور سب کو آداب بجالانے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

(۲) دوسری کتاب حزب الاعظم ہے۔ جس کا جمعہ کا حزب (باب) درود شریف پر ہی مشتمل ہے (۳) حصن حصین ہے جس میں ایک حزب درود شریف ہی پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ ازدیاد محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ کی بہترین کتاب (۱) زاد السعید جس میں نعلین شریفین کا نقشہ بھی ہے (۲) نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم ہے ضرور دیکھئے گا تاج کمپنی نے طبع کی ہے (۲) ایک کتابچہ نفحات الجنۃ ہے جس کو حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب مدظلہ العالی خلیفہ مجاز حضرت شیخ التفسیر مولانا لاہوری نور اللہ مرقدہ نے تالیف کیا ہے۔ مدرسہ النوریہ مسجد نور منٹگمری شہر سے مل سکتی ہے۔ اس کو بھی ضرور خرید لیں۔

چند القاب و آداب

گر فرق مراتب نہ کنی زندیقی

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے مبارکہ دلائل الخیرات میں بہت سے مذکور ہیں۔ ذیل میں چند وہ القاب درج کئے جاتے ہیں جو اردو زبان میں رائج ہیں اور شریعت مطہرہ کی حدود سے ہرگز متجاوز نہیں۔ جو القاب و آداب حدود شرعیہ سے متجاوز ہوں وہ اصل میں دیدہ دلیری اور کم عقلی کم عملی کی دلیل ہیں اور فساد عقیدہ کا سبب ہوتے ہیں۔ اللّٰھم احفظنا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی مبالغہ آمیزی سے سخت منع فرمایا ہے اور یہود و نصاریٰ کا فعل بتایا ہے جس سے اہل ایمان کا بچنا فرض عین ہے یہ کوئی ادب نہیں کہ جس بات سے آقا منع کرے اس کو ادب کا نام دے کر دیا جائے یہ کوئی بے ادبی ہے۔

القاب !

سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم۔ شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم ختم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم فخر الرسل صلی اللہ علیہ وسلم سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم۔ سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سرور عالم و عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فخر دو عالم فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم فخر کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سید الوجود صلی اللہ وسلم سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم افضل الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نبی کریم صلی اللہ وعلیہ وسلم رسول عظیم صلی اللہ علیہ وسلم ہادی برحق صلی اللہ علیہ وسلم صادق الامین صلی اللہ علیہ وسلم خیر الخلائق والبشر صلی اللہ علیہ وسلم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سید العاقلین صلی اللہ علیہ وسلم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے سردار عقبیٰ کے سردار حشر کے سردار نشر کے سردار صلی اللہ وعلیہ وسلم

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔

محض اکابر مقدسین دیوبند کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کن کن القاب سے یاد فرماتے تھے عرض کرتا ہوں اور دیگر اکابر کا مخصوص طرز مجھے معلوم نہیں ہو سکا!

(۱) شیخ الاسلام حضرت عالی مولانا مدنی نور اللہ مرقدہ بڑے زور دار لہجہ میں یوں فرماتے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اللہ سننے والوں کے دلوں میں عظمت و محبت کی لہر دوڑ جاتی ہے۔

(۲) قطب الارشاد شیخ التفسیر حضرت

لاہوری نوراللہ مرقدہ ذرا تیزی کے ساتھ جلدی جلدی یوں فرماتے تھے سید المرسلین خاتم النبین رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم ہر مرتبہ کا یہ ہی دستور تھا۔

(۲) مجاہد عظیم حضرت جی مولانا محمد یوسف نوراللہ مرقدہ پر وقار اور بڑے ہی یقین اور گرج کے ساتھ یوں فرماتے تھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی اس آواز سے آنکھیں پرنم ہو جائیں۔ اور بلا مبالغہ عرض کرتا ہوں کہ یوں محسوس ہونے لگتا تھا۔ جناب رسول اللہ علیہ وسلم واقعی سامنے ہیں۔ اللہ تعالٰے ہم سب کو یقین کامل نصیب فرمائے آمین بحرمت سیدلمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

اصل چیز تو ادب ہے

جس درجہ کی اتباع سنت حاصل ہو گی اسی درجہ کی محبت حاصل ہو گئی پھر جس درجہ کی محبت حاصل ہو گتی اسی درجہ کا ادب بھی حاصل ہو گا۔ سیدنا امام غزالی نوراللہ مرقدہ سے کسی نے دریافت کیا کہ یا حضرت محبت رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کا دعوٰی تو سب ہی کرتے ہیں یہ کہ اس بارے میں کون سچا اور کون جھوٹا ہے کیسے پتہ ہے آپ نے ارشاد فرمایا محبت کی اصل نشانی اتباع سنت ہے جو متبع سنت ہے وہ ہی اصل میں محبّ ہے عاشق ہے مودب ہے فدائی ہے جو اتباع سے خالی ہے اس کا دعوائے محبت غلط" خالی نعرے مارنے سے لوگوں کو تو بے وقوف بنایا جا سکتا ہے وقتی طور پر واہ واہ حاصل ہو جائے گی لیکن اللہ سبحانہ وتعالٰی علیم وخبیر کو دھوکہ نہیں دیا جاسکتا کل آخرت میں سب پول کھل جائے گا

حضرات اکابر مقدسین دیوبند کی مثال جس طرح اس دور میں ملنی مشکل ہے باعتبار شان علمی کے اس طرح ان کے تقوی طہارت زہد عبادت، اتباع سنت کامل میں ان کا ہم پلہ سارے عالم میں ملنا مشکل ہے۔ اللہ جل شانہ نے ان کو کیسے کیسے نوازا اس کی چند مثال ذیل میں لکھی جاتی ہیں۔

بزرگان دین کے عجیب وغریب واقعات

کوئی شخص حضرت قطب الارشاد مولانا رشید احمد گنگوہی نوراللہ مرقدہ کی شہرت سن کر آپ کی خدمت میں آیا تاکہ آپ کی کرامات کا مشاہدہ کر سکے۔ عوام الناس چونکہ حسی کرامات ہی کو کرامات سمجھتے ہیں حالانکہ یہ کرامات چھوٹے درجہ کی ہوتی ہیں محققین ہمیشہ یہ ہی تمنا کرتے رہے کہ ہم سے کسی کرامت کا ظہور ہی نہ ہو۔ بے شک کرامات اولیاء اللہ حق ہیں اور تمام تر کرامات استقامت کے مقابلہ میں ہیچ ہیں پھر اگر استقامت کے ساتھ ساتھ صاحب کرامات بھی ہیں تو نورًا علیٰ نور۔ وہ شخص چالیس روز آپ کی خدمت شریفہ میں رہا کوئی کرامت حسی کا مشاہدہ نہ کر سکا۔ چلتے وقت عرض کرنے لگا۔ حضرت میں نے تو آپ کی بزرگی کی بہت شہرت سنی تھی۔ مگر ان چالیس روز میں میں نے آپ کی کوئی کرامت نہیں دیکھی آپ نے ارشاد فرمایا کہ ارے بھائی ان ۴۰ دنوں میں کوئی خلاف سنت کام بھی مجھ سے ہوتا دیکھا ہے عرض کیا نہیں فرمایا بس تو پھر اس سے بڑی کرامت اور کیا ہو سکتی ہے سبحان اللہ۔

(۲) حضرت قطب ارشاد مولانا گنگوہی نوراللہ مرقدہ روضہ اطہر پر پڑی ہوئی گرد کو بڑے اہتمام سے منگواتے اور سرمہ میں ملا کر آنکھوں میں لگاتے یہ ہے ادب،

(۳) معتبر ذریعہ سے یہ بات میں نے خود سنی ہے شیخ الاسلام حضرت سیدنا مولانا مدنی نوراللہ مرقدہ جب مدینہ طیبہ سے ہندوستان اپنے پیرو مرشد حضرت قطب گنگوہی نوراللہ مرقدہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو حسب فرمائش خاک مبارک کو روضہ اطہر سے بجائے کسی کپڑے یا جھاڑو سے اکٹھا فرماتے مبارک جالیوں کے بالکل قریب ہو کر اپنی ریش مبارک سے یہ گرد اکٹھی فرماتے اللہ پاک نے اس کے صلہ میں بہت کچھ عطا فرمایا اس میں سے ایک بات بھی بہت مشہور ہے کہ جب آپ روضہ اطہر پر سلام پیش فرماتے السلام علیکم یا جدی اے میرے نانا جان صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر سلامتی ہو چونکہ آپ سید ہیں اور وہ بھی نجیب الطرفین لہذا لفظ جدی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نانا ہونا ظاہر ہے تو جواب ملتا وعلیکم السلام یا ولدی اے میرے بیٹے تجھ پر بھی سلامتی ہو اس آواز مبارک کو وہاں اس وقت موجود لوگوں نے بھی سنا اور اہل مدینہ میں اس کا بڑے اہتمام سے چرچا ہوا اس قسم کا واقعہ سیدنا حضرت امام رفاعی نوراللہ مرقدہ کا بھی گزرا ہے جو پچھلے بزرگوں میں سے ہیں۔ آپ روضہ پاک پر حاضر ہوتے اور صلواۃ وسلام پیش کرنے کے بعد عرض کیا اے میرے نانا صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنا دست مبارک بڑھائیں "تاکہ میں اسے بوسہ دے کر برکت حاصل کر سکوں۔ چنانچہ دست مبارک چمکتا ہوا نکلا آپ نے آگے بڑھ کر بوسہ دیا اس چیز کے دیکھنے والوں میں جہاں ایک مجمع کثیر وہاں تھا۔ سیدنا غوث الاعظم پیران پیر سیدنا شاہ عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ بھی موجود تھے جو اس وقت جوان سال تھے۔ اس واقعہ کو حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی نوراللہ مرقدہ نے اپنی ایک کتاب میں ذکر فرمایا ہے حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مذبذب ہونے والوں کے لئے غور و فکر کا مقام ہے

(۵) ایک حاجی صاحب کے ذریعہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکیم الامت حضرت مولانا تھانوی نوراللہ مرقدہ کو سلام بھیجا۔ حضرت نے اس دن معمول کے خلاف زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھا اور فرط خوشی میں رو پڑے۔

(۶) قطب الارشاد شیخ التفسیر حضرت لاہوری نوراللہ مرقدہ نے اس احقر کو عزیزم حافظ محمد اقبال صاحب صدیقی جھنجھانوی حال مقیم کرشن نگر لاہور کی موجودگی میں ایک خط کی زیارت کرائی جو ضلع مظفر نگر یو پی سے کسی فارغ التحصیل عالم نے ارسال کیا تھا۔ حضرت رحمتہ اللہ نے ارشاد فرمایا میں تو ان صاحب کو نہیں جانتا البتہ میرا بیٹا مولوی انور (موجودہ جانشین حضرت شیخ التفسیر نوراللہ مرقدہ) جانتا ہے اس کے ساتھ پڑھتا بھی رہا ہے ہاں تو انہوں نے اس خط میں اپنا ایک خواب جو تحریک ختم نبوت کے دوران دیکھا تھا کہ ایک میدان میں پنڈال سجایا گیا ہے تخت پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ مجھے قریب بلا کر ارشاد فرمایا۔ احمد علی کو میرا سلام کہنا اور کہنا کہ ختم نبوت کا کام ڈٹ کر کرے۔

اسی قسم کا پیغام مع سلام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بہت بڑے عالم کی زبانی مجاہد کبیر ولی کامل خطیب اعظم حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری نوراللہ مرقدہ کو بھی ملا۔ جس میں لفظ "میرے بیٹے عطاء اللہ سے کہنا" کو استعمال فرمایا گیا تھا۔ چونکہ آپ سیّد زادہ ہیں اور ہر سیّد زادہ بشرطیکہ صحیح النسب ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نواسہ ہی ہے۔ پچھلے بزرگوں میں حضرت شاہ ابوالمعالی نور اللہ مرقدہ کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام پہنچا تھا۔

خواب میں زیارت باسعادت

صلحائے اُمت کو اللہ سبحانہٗ و تقدس اپنے فضل و کرم سے اتباع سنت کے صلہ میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت باسعادت جیسی نعمت لازوال سے نوازتے رہے ہیں اور نوازتے رہیں گے۔

اس بارے میں بھی اصل چیز اتباع سنت ہے۔ انشاء اللہ متبع سنت اس سے خالی نہیں جائے گا۔ تاہم کثرت سے درود شریف پڑھنا بھی اس نعمت لازوال کے ملنے کا سبب بنتا ہے۔ بزرگان دین سے سُنا ہے جس کو خواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت باسعادت نصیب ہو جائے اس کا خاتمہ بفضلہ تعالےٰ ایمان پر ہوگا۔ آپ کا ارشاد پاک ہے کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا اُس نے واقعی مجھے دیکھا شیطان میری شکل میں نہیں آسکتا۔ ایک جگہ ارشاد ہے اُس سے بڑا اور کون جھوٹا ہوگا جو ایک چیز کو فی الواقع تو نہ دیکھے اور لوگوں سے کہتا پھرے کہ میں نے ایسے ایسے دیکھا ہے۔ لہذا شہرت کی خاطر جھوٹا خواب بیان کرنے والوں کو بہت فکر کرنا چاہئے کہ یہ فعل ذخیرہ عذاب کا موجب ہے۔ ایسا عمدہ خواب اگر نظر آئے تو کسی اللہ والے سے بیان کرے تاکہ اس کی حقیقت کا پتہ چل سکے اور صحیح تعبیر مل سکے۔ ہر ایک سے نہ کہتا پھرے ورنہ برکت جاتی رہے گی۔

زیارت حاصل کرنے کے لئے بزرگان دین نے مختلف درود پاک پڑھنے کے مختلف طریقے لکھے ہیں جن میں ایک یہ بھی ہے۔ حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی نور اللہ مرقدہٗ ارشاد فرماتے ہیں کہ جمعہ کی شب میں دو رکعت نماز نفل پڑھے اور ہر رکعت میں گیارہ مرتبہ آیت الکرسی اور گیارہ بار قل شریف پڑھے اور سلام کے بعد سو مرتبہ یہ درود شریف پڑھے۔ اللّٰھم صلی علیٰ سیدنا محمد النبی الامی والہٖ و اصحابہ و سلم تین جمعے گذرنے نہیں پائیں گے کہ انشاء اللہ تعالےٰ زیارت نصیب ہو جائے گی۔

اپنا اپنا مقام ہے

سیدنا سید حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نور اللہ مرقدہٗ کی خدمت میں کسی نے عرض کیا کہ حضرت دعا فرمائیے گا کہ مجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہو جائے۔ آپ نے ارشاد فرمایا بھائی تم تو بڑے دل گردے والے ہو۔ ہمیں تو اس کی بھی ہمت نہیں کہ خواب میں روضہ اطہر کو دیکھ سکیں۔ سبحان اللہ۔ ع

قرب شاہان بیش بود حیرانی

سیدنا قطب الاقطاب حضرت اقدس مولانا شاہ عبد القادر رائے پوری نور اللہ مرقدہٗ کی زبان پاک سے اس گنہگار نے خود ایک مجلس میں سُنا ہے۔ ارشاد فرمایا لوگ ادب ادب کہتے پھرتے ہیں۔ میاں جن کو ادب نصیب ہوجاتا ہے ان کی حالت ہی کچھ اور ہوتی ہے چنانچہ حضرت فخر المحدثین نور المشائخ مولانا خلیل احمد سہارنپوری مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہٗ کے متعلق ارشاد فرمایا۔ جب روضہ اطہر کے سامنے سے گذرتے تو کانپتے تھے اگر ان سے کوئی روضہ اطہر کے پیچھے بیٹھ کر بھی ایک حدیث پڑھنے کی فرمائش کرتا تو ادب کے مارے پڑھ نہیں سکتے تھے۔

عجز و تمنا

حضرت اقدس مولانا رائے پوری نور اللہ مرقدہٗ کی زبان پاک سے میں نے ایک موقع پر یہ بھی سنا جب کہ ایک ساتھی حج مبارک کے سفر پر جا رہے تھے۔ فرمایا "بھائی میرا بھی سلام کہہ دیجیو اور عرض کر دیجیو کہ ایک مرتبہ اور بلالیں" آنکھوں میں آنسو تھے ہونٹوں پر کپکپی طاری تھی، تمام جسم مبارک عجز و نیاز میں جھکا جا رہا تھا۔ سبحان اللہ کیا شان ہے ان حضرات مقدسین کی۔ اللہ تعالیٰ ان کی مبارک قبروں پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے آمین۔

محبت و ادب کی بات

حضرت اقدس نور اللہ مرقدہٗ کی شان کو تو کون پہنچے گا۔ حضرت عالی شیخ التفسیر مولانا لاہوری نور اللہ مرقدہٗ اکثر و بیشتر ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ میں جوش میں نہیں ہوش سے کہتا ہوں ذمہ داری سے کہتا ہوں، دلیل سے کہتا ہوں کہ ہندوستان و پاکستان میں تو یقیناً سارے عالم میں حضرت مدنی اور حضرت رائے پوری نور اللہ مرقدہٗ کا ثانی نہیں ہے۔ یہ دونوں حضرات بنا ہیں۔ بڑوں کی بڑی باتیں ان معمولی اور سادہ الفاظ کے وزن کو وہی حضرات سمجھتے ہیں۔

ہاں تو میں حضرت اقدس نور اللہ مرقدہٗ کے ایک مرید جناب حافظ حیدر علی صاحب جو تحصیل سمندری ڈجکوٹ کے قریب بڑی محنت و خلوص کے ساتھ قرآن مجید کی خدمت انجام دے رہے ہیں جب حج کو گئے تو خیال ہوا کہ مدینہ شریف کی بلیاں بہت خوبصورت ہیں چلو برکتاً ایک لے چلو پھر خیال آیا کہ یہ بے چاری وہاں جا کر یوں کہے گی کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب اور آپ کے پاک شہر سے لے آیا اور یہاں ناپاک بستی میں لا چھوڑا۔ بس اس خیال کے آنے پر میں نے اُسے وہیں چھوڑ دیا۔

ان ہی حافظ صاحب کی ایک اور بات جو سب ہی کو بہت مفید پڑے گی لکھتا ہوں: حضرت اقدس نور اللہ مرقدہٗ کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ حضرت مدرسہ کھولنا چاہتا ہوں ارادہ ہے کہ بستی کے دولت مند اور ذی وجاہت لوگوں کی کمیٹی بنا لوں تاکہ مدرسہ کی مالی امداد میں مدد مل سکے۔ آپ نے ارشاد فرمایا "ارے بے وقوف چھوڑ اسے" اگر تو ایک طالب علم کو روٹی کھلا سکے تو اُسی کو پڑھاتا رہ۔ عبرت کا مقام ہے آج مدرسہ بعد میں بنتا ہے اور چندہ کی رسیدیں پہلے چھپ کر تیار ہو جاتی ہیں۔ جس مدرسہ کی بنیاد ہی لوگوں کے اموال پر ہوگی اس کے پڑھنے اور پڑھانے والوں میں کہاں سے ایمان و یقین کی پختگی پیدا ہوگی۔ طرہ یہ کہ توکل کا مذاق اڑاتے ہیں کچھ ہوش کرو حضرت لاہوری نور اللہ مرقدہٗ نے سدا توکل پر سارا کام چلایا شروع شروع میں کیا کچھ فاقوں کی تنگی نہیں آئی۔ مگر اللہ پاک نے سب آسان کر دیا۔

قابل غور بات

جو لوگ حج بیت اللہ سے واپس تشریف لاتے ہیں اللہ تعالیٰ سب کے حجوں کو قبول فرمائے آمین۔ تو یہاں آ کر وہاں کے لوگوں میں جو کمی کوتاہی دیکھتے ہیں بیان کرتے ہیں یہ یقین جانو کہ یہ بے ادبی اور گستاخی ہے اس سے اُن صاحبان کی تو اصلاح ہوئی نہیں اور تم غیبت میں مبتلا ہوئے اور پاک دیس کے پاک لوگوں کی اہانت ہوئی اور پاک دیس سے جو عقیدت و محبت ہے اس میں کمی واقع ہوئی اور وہاں کی حاضری کے جذبہ میں ٹھیس لگی۔ پھر طرہ یہ کہ جو ذرا لکھنا پڑھنا لکھنا جانتے ہیں وہ رسائل و اخبارات میں اپنے سفر حج کی روئیداد لکھتے وقت جو کچھ وہاں تکلیف آئی اس کا خوب شکوہ کرتے ہیں اور وہاں والوں کو کوستے ہیں یہ بڑی ہی بے وقوفی ہے اور ایسے ہی بیوقوف ان باتوں کو شائع کرنے والے ہیں۔ خبردار اگر آئندہ ایسی حرکت کی ہوگی یہ تمہارے کور باطن ہونے کی دلیل ہے۔ کم عقلو سوچو تو سہی کہاں کے بسنے والوں کی اور کس کے دیس کی بُرائی بیان کر رہے ہو۔ اس نسبت کا تو لحاظ رکھو۔ کبھی اپنے اکابر میں سے بھی کسی کا ایسا بیان دیکھا بس یہ ہی دلیل کافی ہے۔ چند واقعات اس ذیل میں سنو اور عبرت پکڑو۔

کسی باہر کے جانے والے نے مدینہ شریف میں جو کہہ دیا کہ یہاں کی دہی تو ترش ہے خواب میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پھر جہاں کی دہی میٹھی، وہاں چلا جا

اسی طرح کسی حاجی صاحب نے جو پیر بھی تھے

وہاں والوں کی کمی کوتاہی کو دیکھ کر یوں کہا کہ ان کی تو اصلاح کرنی چاہیئے ۔ جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پہلے تو اپنی اصلاح تو کرلے ۔ دلائل الخیرات کی اجازت کے بارے میں جن سلسلہ قادریہ کے بزرگ حضرت قاری محمد ابراہیم صاحب میواتی کا ذکر خیر کیا ہے ۔ جب پہلا حج کر کے واپس تشریف لائے تو یہ احقر بھی زیارت کی غرض سے حاضر ہؤا از خود ہی وہاں کے فضائل و برکات کا تذکرہ شروع فرما دیا تاکہ ہمارے دلوں میں وہاں کے متعلق زیادہ سے زیادہ عقیدت پیدا ہو نیز فرمایا بھائی وہاں کے کتے بھی عجیب ہیں لوگ گذرتے رہتے ہیں اور وہ بالکل خاموش بیٹھے رہتے ہیں بہت ہی سیدھے سادے ہیں کسی کو تکلیف نہیں دیتے ۔ پھر فرمایا کہ ہم سے تو وہاں کے کتے بھی اچھے ۔ سبحان اللہ یہ شان ہے حضرات اہل اللہ کی کہ وہاں کے کتوں تک کی تعریف ہو رہی ہے اور ہم ایسے بے وقوف ہیں کہ وہاں کے اہل ایمان کی برائی کرتے ہیں سچ ہے جو کچھ اندر ہوگا وہی باہر آئے گا اور اللہ تعالیٰ پناہ عطا فرمائے آمین ۔

حضرت قاری صاحب مدظلہ العالی نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ میں نے وہاں کے بچوں کو نہ تو لڑتے دیکھا نہ گالیاں دیتے دیکھا ۔ ہمارے یہاں کے بچے خدا کی پناہ بکتے ہی گالیاں ہیں ۔

میاں اگر وہاں کے انتظامی امور میں خلل ہے بھی تو وہاں کے حکام سے عرض کرو ۔ یہاں کے اخبار و رسائل میں تبصرہ کرنے سے حاصل ؟

مکہ مکرمہ مدینہ طیبہ اور اسی طرح اس پاک دیس کے آداب کے سلسلہ میں بہترین کتاب فضائل حج ضرور مطالعہ فرمائی جائے ۔ جو حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب دامت برکاتہم نے تالیف فرمائی ہے سبحان اللہ ہر کتاب آپ کی پُر انوار ہے

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک یوں بھی وارد ہؤا ہے کہ اہل عرب سے محبت ایمان کی نشانی ہے (کہ اس میں نسبت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وطن شریف ہونے کی شامل ہے) ایک جگہ یوں بھی ارشاد فرمایا جو اہل مدینہ کو خوف زدہ کرے خدا اسے ڈرائے یعنی ابتلا میں ڈالے ۔ سو یہ تمام تنبیہات ہیں ان سے سبق پکڑو !

ہر نیک عمل کے اول و آخر درود شریف کا پڑھنا

سیدنا امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد پاک ہے کہ جس دعا کے بعد درود شریف نہ پڑھا گیا ہو وہ دعا زمین و آسمان کے درمیان معلق (لٹکی) رہتی ہے اور درجہ قبولیت کو نہیں پہنچتی ۔

بزرگان دین کا خود بھی معمول دیکھا گیا ہے اور دوسروں کو بھی یہ تلقین فرماتے ہیں کہ جب بھی تلاوت کرو ، اسباق پڑھو یا پڑھاؤ ۔ کوئی وظیفہ یا ورد شروع کرو ، کسی پر دم کرو تو اول تا آخر طاق مرتبہ یعنی ۳ ، ۵ ، ۷ مرتبہ درود شریف پڑھ لیا کرو کہ جو نصیب ہؤا ہے سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل نصیب ہؤا ہے ۔ دوسرے اس عمل میں برکت ہوگی تیسرے یہ حکمت بھی اس میں ہے کہ درود شریف نام ہے درخواستِ رحمت کا کہ نازل کی جائے اُوپر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور یہ درخواست قبول ہی قبول ہے عنداللہ ۔ سو ایسی چیز قبول ہی قبول ہو انشاء اللہ تعالیٰ ۔ اس کے درمیان والی چیز یعنی عمل بھی قبول ہو جائے گا ۔ اب دعا کے قبول ہونے کے تین درجے ہیں ۔ خواہ جو چیز تم مانگ رہے ہو وہ ہی مل جائے ، یا اس کا نعم البدل مل جائے یعنی اس کے بدلے میں اور کوئی نعمت مل جائے یا پھر آخرت میں ذخیرہ کر دی جائے یعنی دعا کرنا عبادت ہے ۔ دنیا میں قبول ہو ۔ اگر کوئی عین مطلوبہ نہ ملی تو آخرت میں کوئی نعمت تو ضرور ملے گی ۔ یہ بات اس لئے لکھی گئی ہے کہ کہیں کوئی دعا باوجود اول و آخر درود شریف پڑھنے کے بھی قبول نہ ہوئی یعنی دنیا میں وہ چیز ملتی نظر نہ آئی تو شیطان یہ وسوسہ نہ ڈال دے کہ درود شریف کی اتنی تعریف بتلائی گئی پھر بھی وہ چیز دعا کرنے پر نہ ملی ۔ دعا کس کس انداز میں قبول ہوتی ہے وہ لکھ دی گئی ہے تاکہ شیطان وسوسے نہ ڈالے ۔

پرہیز

حکام سے ، عہدہ داروں ، اہل ثروت سے دنیا داروں سے بوقت ملاقات یا حاضری اپنے کسی غرض اور مطلب براری کے دوران بعض لوگوں کو دیکھا ہے کہ درود شریف بلند آواز سے پڑھتے ہیں تاکہ دینداری کا سکہ بیٹھے پھر نہ ہو تو اسی درود شریف کا ہی لحاظ کر کے ہمارا کام کر دے سو خوب جان لو یہ فعل انتہائی گھناؤنا ہے ۔ ہرگز چاپلوسی کے طور پر ان فساق کے سامنے درود شریف نہ پڑھا جائے اگر معمول ہی اس وقت پڑھنے کا ہے تو آہستہ آہستہ پڑھ ۔ اللہ تعالیٰ اخلاص کی برکت سے درود شریف کے پڑھنے پر سب مشکلات کا حل پیدا فرما دیں گے مگر تم اس کو ذریعہ حقیر چیزوں کے حصول کا نہ بناؤ ۔

مدارس دینیہ کے ملازمین کرام بالخصوص طلباء کرام کی خدمت میں عرض ہے کہ جب عصر کے بعد ٹہلنے نکلا کرو تو ضرور کوئی چھوٹا سا درود شریف جس کی ایک تسبیح تو کم از کم ہو پورا کر لیا کریں ۔ ذکر و تسبیحات میں اتنے مشغول ہونا کہ کیفیات بننے لگیں یہ چیز واقعی اسباق کے دوران حارج ہو سکتی ہیں مگر ایک دو تسبیح درود شریف سے تو اور برکت ہوگی حضور صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہو جائیں گے ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہو گئے تو اللہ تعالیٰ خوش ہو جائیں گے ۔ پھر دین و دنیا میں خوب ہی برکت ہوگی ۔ اسباق جو بسہولت پورے ہو جائیں گے ویسے بھی تو ہم اخبار و رسائل تعلیم کے دوران پڑھتے ہی رہتے ہیں اور چائے خانوں میں تبادلہ خیالات میں کتنا وقت ضائع کر دیتے ہیں ۔ لہٰذا یہ عذر کہ تعلیم دین فرض ہے اس کے دوران میں نفل و عبادات میں حارج ہوتی ہے ختم ہو گیا ! ذرا ٹھنڈے دل سے غور فرمائیے گا برا نہ مانیں ۔

فضائل تسبیحات ستہ

اپنے تمام ہی اکابر مبتدی طالب حق کو یہ ہی تسبیحات تلقین فرماتے آئے ہیں ۔ ایک تسبیح تیسرا کلمہ کی ، ایک استغفار کی ، ایک درود شریف کی ۔

مجاہد کبیر ولی کامل حضرت جی مولانا محمد یوسف نور اللہ مرقدہٗ ان تسبیحات کا آپس میں عجیب جوڑ و تشریح فرمایا کرتے تھے ۔ فرمایا سبحان اللہ اللہ تعالیٰ ان تمام ہی کوتاہیوں سے پاک ہے کہ ان میں سے کسی میں ایک بھی پائی جائے تو اس کو چھوڑ دیا جائے ۔ الحمد اللہ ۔ اللہ تعالیٰ میں وہ تمام وجہیں و خوبیاں اور کمالات و صفات بدرجہ اتم موجود ہیں کہ اگر کسی میں ان میں سے ایک بھی پائی جائے تو اس کو پکڑا جائے یعنی اس کے ساتھ لگا رہے ۔ لاالہ الا اللہ اور وہ ذات فقط اللہ تعالیٰ ہی کی ہے ۔ کوئی ذات ایسی ہے ہی نہیں پھر یہ کہ ایسی ہی ذات عبادت کے لائق ہو سکتی ہے اور وہ اللہ پاک ہی ہیں ۔ اللہ اکبر ہم سب مل کر یعنی ساری مخلوق مل کر جتنی چاہیں اس کی خوبی و تعریف بیان کریں ، اللہ تعالیٰ پھر بھی اتنے پاک و برتر ہیں کہ ہم اس کی خوبی و حمد و ثنا کو بیان کر ہی نہیں سکتے اور وہ سب بڑے ہیں ۔

فرمایا تیسرے کلمہ کے پڑھنے سے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہوگی ۔ ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ جتنا نور تمام قرآن مجید میں ہے ۔ اس سارے کا نچوڑ اس تیسرے کلمہ میں ہے ۔ کہ اس میں باری تعالیٰ کی وحدانیت کا بیان ہے ۔

(۲) دوسری تسبیح استغفار۔ معافی چاہنا توبہ کرنا گناہوں سے، خطاؤں پر نادم ہونا شرمندہ و پشیمان ہونا۔

حضرت شیخ الاسلام سیدنا و مرشدنا مولانا مدنی نور اللہ مرقدہٗ ارشاد فرماتے ہیں ہم میں سے پاکی کا دعویٰ کون کر سکتا ہے ہم سب سے چھوٹی موٹی خطا بھول چوک، سُستی و کوتاہی ہو رہی ہیں اور اسی طرح ہوتی رہتی ہیں لہٰذا سب معافی طلب کرنے کے محتاج ہیں۔ حدیث پاک میں ایک جگہ ارشاد ہے کہ ہم سب سے خطائیں ہوتی ہیں بہترین خطا کار وہ ہے جو معافی طلب کرتے ہیں۔

استغفار کے سلسلہ میں بزرگان ملت نے تین باتیں ارشاد فرمائی ہیں کہ جس گناہ وخطا کی معافی مانگی جا رہی ہیں اس کو فوراً ترک کر دے دوسرا پشیمانی و ندامت طاری ہو، تیسرے آئندہ نہ کرنے کا مصمم ارادہ ہو اور اگر پھر بھی ہو جائے تو فوراً پھر توبہ کرے۔

بزرگان سلف یہ بھی فرماتے ہیں کہ جس گناہ سے توبہ کی گئی ہے اگر طبیعت پھر اسی طرف مائل ہو نفس بضد ہو تو سمجھو کہ ابھی سچی توبہ کی ہی نہیں ورنہ دل میں ہرگز اس گناہ کے کرنے کا داعیہ پیدا نہ ہوتا ہاں وسوسہ آنا اور بات ہے۔ اس پر اعوذ باللہ پڑھ لو کہ ٹل جائے بزرگوں سے سُنا ہے کہ زنا کرتے وقت ایمان دل سے نکل کر دور کھڑا ہو جاتا ہے اگر اسی حالت میں موت آ جائے تو یہ موت اسلام پر واقع نہیں ہوگی۔ اللھم احفظنا

کلمات استغفار بہت سے ہیں جونسا چاہیے پڑھ لیا کرو۔ بہترین کلمات یہ ہیں:

استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم و اتوب الیہ۔ استغفار کے پڑھنے سے اپنی ذات کی نفی وجود میں آئے گی۔ زعم ٹوٹے گا۔ ہیچ و کمتر ثابت ہونا سامنے آئے گا۔

تیسری تسبیح درود شریف کی ہے۔ جونسا چاہے درود شریف پڑھ لیا کرے۔ نماز والا درود شریف سب سے افضل ہے۔ حضرت جی مولانا محمد یوسف نور اللہ مرقدہٗ نے ارشاد فرمایا ہے کہ درود شریف پڑھنے سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دلوں میں پیدا ہوگی۔ اس کی اور برکات جُدا رہیں نیز ارشاد فرماتے ہیں کہ دھیان سے پڑھے اس میں بہت اکثر نقد نفع ہے۔ ادھر پڑھا ادھر فرشتوں نے نام لے کر مع ولدیت کے خدمت اقدس میں پیش کرنا شروع کر دیا۔ سو کتنی خوشی کا مقام ہے کہ حضور اکرم ؐ خوش ہوتے ہونگے۔

چند منٹ میں بارہ ہزار نیکیاں روزانہ

اس اصول کے مطابق کہ اُمت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے۔ سو جس نے ایک مرتبہ سبحان اللہ کہا دس نیکیاں ملیں۔ الحمد للہ کہا دس نیکیاں لا الٰہ الا اللہ کہا دس نیکیاں ملیں اللہ اکبر کہا دس نیکیاں ملیں گویا جس نے تیسرا کلمہ یعنی کلمہ مجید ایک مرتبہ پڑھا ان کو چالیس نیکیاں ملیں۔ پھر اگر کسی نے ایک تسبیح سو دانے والی تیسرے کلمہ کی پڑھ لی تو چار ہزار نیکیاں ملیں۔ اب جس نے ایک مرتبہ کلمہ استغفار پڑھا تو دس نیکیاں اور اگر ایک تسبیح پوری پڑھ لی تو ایک ہزار نیکیاں اس کی ہو گئیں اور جس نے ایک مرتبہ درود شریف پڑھا تو گو علاوہ دس خطائیں معاف ہونے کے دس درجہ بلند ہونے کے دس مرتبہ رحمت نازل ہونے کے دس نیکیاں بھی ملیں۔ سو اگر ایک تسبیح درود شریف کی پڑھ لی تو ایک ہزار نیکیاں اس کی ہو گئیں تو گویا جس نے ایک تسبیح تیسرے کلمہ کی ایک تسبیح استغفار کی ایک تسبیح درود شریف کی صرف ایک وقت پڑھ لیں تو اس کو چھ ہزار نیکیاں ملیں گی اور اگر دونوں وقت پڑھے گا تو بارہ ہزار نیکیاں ملیں گی۔ سبحان اللہ کیا ٹھکانا ہے اس کے دین کا کہ چند منٹ میں بارہ ہزار نیکیاں مل جائیں گی کل جب میدان حشر میں نیکی بدی تول دی جائیں گی اور ایک نیکی بھی کم رہ گئی۔ جنت میں جانے کے لئے تو بیٹا ماں کے پاس جائے گا کہ سب سے زیادہ شفقت ماں ہی میں ہوتی ہے لیکن وہ بھی ایک نیکی دینے سے انکار کر دے گی آج وقت ہے جتنی چاہو نیکیاں اکٹھی کر لو۔ کل چاہوگے بھی تو موقع نہیں دیا جائے گا۔

اسی اصول کے تحت کہ ہر نیکی برابر ہے دس نیکیوں کے ہے۔ ہر نماز کے بعد جو تسبیحات بتائی گئی ہیں۔ یعنی ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر اور سوتے وقت بھی یہ ہی کچھ پڑھنے کو ارشاد فرمایا ہے۔ حساب لگا لو کتنی نیکیاں بنتی ہیں چھ ہزار نیکیاں ہوئیں۔

اسی طرح ہر فرض نماز سے فارغ ہونے پر اور سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو صبح تک شیطان پاس نہیں آئے گا۔ بُرے بُرے خوابات سے نجات ملے گی۔ عام طور پر عورتیں اس چیز کا بہت رونا روتی ہیں جس کے دُور کرنے کے سلسلہ میں شرکیہ کفریہ اعمال کرتی پھرتی ادھر نہیں آتیں۔ آیۃ الکرسی کے متعلق یہ بھی آتا ہے کہ اس کے پڑھنے والے اور جنت کے درمیان صرف موت کا پردہ حائل ہے نہ آتی ہو تو سیکھ لو۔ ہماری والدہ مرحومہ نے اپنی بیٹیوں سے ایک سال میں آیۃ الکرسی زبانی یاد کی مگر کر تو لی۔ آخر میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ سب کچھ دین و دنیا کی نعمتیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہی نصیب ہوئی ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ آخرت میں نصیب ہوں گی۔ پھر کس قدر بے مروتی ہے کہ ہم آپ پر درود شریف بھی نہ پڑھیں اور اگر شروع کر دیں تو پابندی نہ کریں۔ اس سے توبہ کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے روضہ اطہر کی حاضری نصیب فرمائے آمین۔ تاکہ روبرو صلوٰۃ سلام پڑھا جائے ع

کبھی جالیوں کے قریب سے کبھی ہٹ کے سامنے دور سے
سے دربار نبی کے جلووں کی وہ بارش ہم کیا کہئے
وہ صبح کا منظر کیا کہئے وہ شام کا عالم کیا کہئے

مدرسہ اسلامیہ ربانیہ حفظ القرآن ڈونگہ بونگہ کا چوتھا سہ روزہ تبلیغی سالانہ

جلسہ

بتاریخ ۸-۹-۱۰ ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ
بمطابق ۶-۷-۸ اگست ۱۹۶۵ء
بروز - جمعہ - ہفتہ - اتوار

علمائے کرام

شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب رشیدی حضرت مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحب حضرت مولانا مفتی عبد الحمید صاحب، حضرت مولانا محمد لقمان صاحب۔ حضرت مولانا محمد رفیق صاحب۔ حضرت مولانا غلام قادر صاحب۔ حضرت مولانا قاری محمد اجمل صاحب۔ حضرت مولانا ڈاکٹر مناظر حسین نظر ایڈیٹر ہفت روزہ خدام الدین۔ لاہور۔

حضرت خالد بن ولیدؓ کا سردار لشکر ہونے کا واقعہ

★ خواجہ فخرالدین لودھی بی اے بہاولپور

سنہ ۸ ہجری میں آپ نے مقام موتہ کی طرف جو اپنا لشکر روانہ فرمایا تھا۔ اس لشکر کا سردار حضورؐ نے زید بن حارثہ کو کیا تھا۔ اور فرمایا تھا کہ اگر زید شہید ہوں تو پھر جعفر سردار بنائے جائیں اور اگر جعفر شہید ہو جائیں تب عبداللہ بن رواحہ کو سردار بنانا۔ اور ان کے بعد جسے چاہو سردار مقرر کر لینا۔

یہ لشکر تعداد میں تین ہزار افراد پر مشتمل تھا اور اس لشکر کے ساتھ حضور مدینہ کے باہر تک تشریف لائے اور اسے رخصت فرما کر واپس مدینہ آ گئے۔ جب یہ لشکر مقام معان میں پہنچا جو زمین شام کے متعلق ہے تو اطلاع ملی کہ ہرقل بادشاہ روم و شام نے ایک لاکھ رومیوں کی فوج اور ایک لاکھ فوج قبائل وغیرہ سے جمع کی ہے اور شہر آب میں جو بلقاء کے متعلق ہے آن کر ٹھہرا ہے اس خبر کو سن کر مسلمان کچھ پریشان ہوئے اور آپس میں صلاح مشورہ کرنے لگے کہ حضور کو لکھ کر اور مدد کے لئے لشکر منگوائیں اس پر عبداللہ بن رواحہ نے ایک پرجوش خطبہ لوگوں کے دل بڑھانے کے لئے دیا اور فرمایا کہ اے لوگوں تم تو شہادت کی تلاش میں آئے ہو پھر تم کو دشمن کی تعداد اور کثرت کا کیا اندیشہ ہے۔ تم لوگ تعداد اور شمار اور کثرت و قلت کے حساب سے جنگ نہیں کرتے تم دین حق کی اشاعت کے واسطے نکلے ہو۔ جس دین کے ساتھ خدا نے تم کو بزرگی دی ہے اور شہادت تمہارا مقصود ہے پس بسم اللہ کر کے قدم بڑھاؤ۔ دونوں بھلائیوں میں سے ایک بھلائی تمہارے واسطے ضرور ہے یا خدا تم کو غالب کرے گا اور یا تم شہید ہو گے۔ بس تمہارا مطلب کسی طرح فوت نہ ہو گا۔

یہ سن کر تمام لشکر نے کہا کہ اے عبداللہ بے شک تم سچ کہتے ہو اور لشکر آگے روانہ ہوا۔ جب مسلمان زمین بلقاء میں پہنچے تو ہرقل کا لشکر بھی آن پہنچا۔ جس میں روم اور عرب کی فوجیں تھیں۔ مسلمانوں کا لشکر تو موتہ نام ایک گاؤں میں اترا اور دشمن کا لشکر مشارف نام ایک گاؤں کے قریب ٹھہرا۔

مسلمانوں نے اپنے لشکر کا اس طرح انتظام کیا کہ میمنہ پر قطبہ بن قتادہ بنی عذرہ کے ایک شخص کو مقرر کیا اور میسرہ پر عبابہ بن مالک انصاری کو مقرر کیا۔ حضرت زید بن حارثہ نے حضورؐ کے علم کے ساتھ خوب جنگ کی یہاں تک کہ جام شہادت پیا۔ اس کے بعد حضورؐ کے ارشاد کے مطابق حضرت جعفرؓ نے نشان ہاتھ میں لیا اور شجاعت سے لڑے کہ نشان والا ہاتھ کٹ گیا۔ تو نشان کو بائیں ہاتھ سے پکڑ لیا۔ جب وہ بھی کٹ گیا تو نشان کو سینہ سے دبا لیا یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔ اس کے بعد نشان کو حضرت عبداللہ بن رواحہ نے تھاما آپ بھوکے تھے چچا زاد بھائی نے گوشت کا ٹکڑا کھانے کو دیا تھوڑا سا کھایا تو ایک طرف شور سنائی دیا۔ گوشت وہیں پھینک دیا اور لشکر کی طرف بھاگے اور اتنا لڑے کہ شہید ہوئے اس کے بعد ثابت بن اقرم بنی عجلان کے ایک شخص نے جھنڈا اپنے ہاتھ میں لیا اور کہا کہ اے مسلمانوں اب تم ایک سردار مقرر کر دو مسلمانوں نے کہا کیا تم کو مقرر کریں ثابتؓ نے کہا میں سرداری نہیں کرتا۔ پھر سب نے خالدؓ بن ولید کو سردار مقرر کیا۔

اللہ جل شانہ نے جب اس جنگ کی فتح کا سہرا حضرت خالدؓ بن ولید کے سر پہ باندھا۔ تو مدینہ میں آنے تک خالد بن ولید ہی اس لشکر کے سردار رہے آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہادری کا اولین خطاب یعنی "سیف اللہ" عطا فرمایا۔ آپ میں شہید ہونے کا شوق کوٹ کوٹ کر بھرا تھا اور بڑی بے خوفی سے دشمنوں کے لشکر میں گھس جاتے تھے۔ لیکن میدان جنگ میں موت آپ کے آگے آگے ہی بھاگتی رہی۔ اور آپ شہادت کا رتبہ حاصل نہ کر سکے۔ بلکہ غازی ہی رہے۔ بھلا اللہ جل شانہ کی تلوار کو بھی کہیں کوئی زک پہنچا سکتا تھا۔

بقیہ: خطبہ جمعہ

میں جاری و ساری ہے (۵) وہی سب کو رزق دیتا ہے (۶) وہی سب غیبوں کا جاننے والا ہے (۷) اولاد اسی کے حکم سے ملتی ہے۔ (۸) نفع نقصان کا فقط وہی مالک ہے (۹) بیماروں کو شفا عطا فرمانا فقط اسی کا کام ہے (۱۰) اور سجدہ فقط اسی کو کرنا چاہیے

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

پس

اے برادران عزیز! ہمارا فرض ہے کہ ہم ان چیزوں پہ ایمان لائیں اور مرتے دم تک ان عقائد میں خلل نہ آنے دیں۔ ورنہ ہماری توحید خالص نہ رہے گی اور ہمارے عقائد میں شرک کی آمیزش ہو جائے گی۔ جس میں باعث ہمیں خدا کے غضب کا شکار ہونا پڑے۔

یاد رکھیے! اگر خدا نخواستہ ان عقائد میں خلل آ گیا یا ہم نے خدا والے کام کسی اور کو بھی سونپ دیئے۔ اور توحید میں شرک کی ملاوٹ ہو گئی تو ہماری عاقبت خراب ہو جائے گی ہمارے اعمال تباہ و برباد ہو جائیں گے، ہماری کوئی عبادت قبول نہ ہو گی۔ اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں بھیج دیئے جائیں گے۔ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ

اللہ تعالیٰ ہم سب کو شرک ایسے مہلک اور لاعلاج مرض سے قطعی طور پر محفوظ رکھے، ہمیں اپنے پیارے حبیب جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمارا خاتمہ ایمان کامل پر ہو۔ آمین یا رب العالمین۔

اسلام کیا ہے

قسط (۳)

حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب مدظلہ العالی

زکوٰۃ

خاکی انسان میں خاک کا خاصہ قبض، ہضم، یعنی بخل اور مال کی محبت بھی ہے جو غریبوں کی ہمدردی ایثار خیر خواہی سے بالکل مختلف اور ان کو پریشان رہنے دینے کا سبب ہے۔ اسلام نے دونوں کی رعایت کے لئے کچھ حصہ یعنی چالیسواں حصہ غریبوں کو ہر سال دینا ضروری قرار دیا ہے لیکن کس قدر شفقت ہے کہ ہر غریب امیر پر نہیں بلکہ ایک خاص حیثیت والے پر ہے کہ صرف اس مال میں سے جو اپنی روزمرہ کی ضروریات سے بچ کر جمع ہو یا کاروبار میں لگا ہوا یا خلقی طریقہ سے وہ کاروبار کا اہل ہو جیسے سونا چاندی گو کسی نے اس کو کاروبار میں نہ لگایا ہو۔ اور بچ کر ۵۲½ تولہ چاندی یا اس کی قیمت سے زائد ہو۔ معمولی بچ جانے پر کچھ نہیں۔ اسی طرح نسل و دودھ کے لئے بہت سے جانوروں میں کھیت اور باغ میں بھی کچھ حصہ غریبوں کے واسطے ہے چالیسواں حصہ اس قدر موزوں چیز ہے کہ کسی بار نہیں ہو سکتی اور غریب لوگ غریب نہیں رہ سکتے۔ کس قدر نفیس قانون ہے کہ اس سے ہر انسان میں ہمدردی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے جو معاشرہ کی سینکڑوں بھلائیوں کا ذریعہ بنتا ہے اور کس قدر رعایت ہے کہ سال بھر میں کہ جس میں کئی موسم کئی اتار چڑھاؤ آ چکتے ہیں صرف ایک بار ادا کرنا ضروری ہے اور وہ بھی ضروری اخراجات سے بچے ہوئے اور اتنے بچے ہوئے پر کہ آفات ناگہانی کے لئے اتنی رقم اس سے مستثنیٰ ہے کہ میانہ روی کے ساتھ کافی ہو سکے۔ باون تولے چاندی یا اس کی قیمت۔ اور یہ بھی چالیسواں حصہ یا دوسرے اموال میں اس کے قریب قریب۔

حج

نماز روزہ میں خدا تعالیٰ کے انوار سے جو اتصال پیدا ہوتا ہے اور روز روز دن رات میں پانچ بار خدا تعالیٰ کے تصور سے بات کرنا ان کی ہر مرضی پر اپنے آپ کو عاجزی سے تابع کر دینا ہے۔ آخر انسان انسان ہے پتھر نہیں ہے۔ محبت اور عشق تک نوبت آ جاتی ہے یا آجانی چاہئے اس لئے عمر بھر میں کم سے کم ایک بار خانہ کعبہ جانا اور وہاں تمام عاشقانہ طور طریق کے وہ افعال کریں جو عاشقان الٰہی سے قبول ہو چکے ہیں یہ اس جذبہ کی شفا اور جذبہ نہ ہو تو اس کے پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔

اس عبادت میں جان و مال عزت و آبرو تینوں کو پھر خدا کی راہ میں انتہائی جذبہ کی صورت میں لگانا ہے اور قدیم تمام روحانی ورزشوں کی تکمیل کرنا ہے۔ ضروری تو یہ تھا کہ ہر ہر شخص پر فرض ہوتا مگر ایک شرط ایسی عجیب و غریب فرما دی ہے کہ جو ایک ہی لفظ میں سب کے لئے تمام شرطوں کو جامع ہے کہ جو وہاں تک جا سکے، یعنی جو لوگ قریب کے رہنے والے ہیں جا سکتے ہیں اگر تندرست ہوں راستہ خطرناک نہ ہو جا سکتے ہوں ان پر فرض ہے جو لوگ دور دراز مقامات کے رہنے والے ہیں تو جب ان کے پاس اپنی روز مرہ کی ضرورتوں اور نفقہ والوں کے نفقہ سے بچ کر وہاں جانے آنے والے کے بقدر مال ہو تندرستی ہو راستہ ہلاکت کا نہ ہو ان پر ضروری ہے۔

اسلام غریب سے غریب اور امیر سے امیر تک کے لئے ہے اس لیے جن غریبوں کے پاس اس قدر مال نہیں، ان میں مال کی محبت بہت نہیں ان پر مالی عبادت نہیں کو ان پر زکوٰۃ و حج نہیں ہے ان کی غربت و تنگی خواہشات کو پامال کرنے میں خود بھی وہ کافی کام کر گذرتی ہے جو مال والوں کو مال خرچ کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔

نیکی کا حکم بدی سے روک

اسلام میں یہ بھی خدائی اطاعت ہے کہ تمام مخلوقات اور خصوصاً مسلمانوں میں سے ہر ہر فرد کو جس طرح ہو سکے نیک کام کا حکم یا ترغیب اور بدی سے روک یا نفرت دلائی جائے یہ قومی و انسانی خدمت ہے جس کے اصول بھی مقرر ہیں

کامل عبادت

انسان کا خدا تعالیٰ سے جو تعلق ہے کہ انہی کا پیدا کیا ہوا ہے اور عمر بھر اس کو جو کمال حاصل ہوگا وہ اس کے وجود کی وجہ سے ہے وجود ان کا دیا ہوا ہے کس کمال یا مال کو اپنی عقل و محنت کا ثمرہ سمجھے تو یہ غلطی ہے کیونکہ عقل اور اعضا و قویٰ سب انہی کے دیئے ہوئے ہیں۔ تمام جسمانی اجزا تمام قوتیں تمام ادراکات سب انہی کا عطیہ ہیں بلکہ آدمی غور کرے تو زمین و آسمان چاند سورج اور ان سے حاصل ہونے والی کل ضرورت کی چیزیں انہی کی دی ہوئی ہیں اور اس قدر نعمتیں جو شمار میں بھی نہیں آ سکتیں۔ ان سب نعمتوں کے شکر اور خود ان کے کمالات کا تقاضا تو یہ ہے کہ انسان کا کوئی سیکنڈ عبادت سے خالی ہی نہ جائے ایک سیکنڈ کو بھی اُدھر سے غفلت نہ ہو۔ اسی واسطے بعض لوگ آبادیاں چھوڑ چھوڑ کر جنگلوں غاروں میں رہ کر ہر وقت عبادت میں گذارنے لگے تھے۔ مگر اسلام نے تمام کاموں کو چھڑانا اور انسان کو سب سے بے تعلق بنانا لازم نہیں کیا ہے۔ وہ صورت بتائی ہے کہ سب کام کرتے ہوئے بھی ہر وقت اللہ کی یاد میں لگے رہیں۔ کہ ہر کام پر کچھ نہ کچھ اللہ کا ذکر کیا کریں۔ اگر ایک ہی ذکر ہر وقت کے لئے ہوتا تو انسان اس سے اکتا جاتا۔ یہاں ہر کام کے مناسب اس کام سے تعلق رکھنے والا ذکر تعلیم ہے۔ ہر کام پر بسم اللہ، صبح کی دعا شام کی دعا پاخانہ جانے باہر آنے کھانا کھانے کے شروع و ختم سونے جاگنے غرض ہر کام کے مناسب الفاظ سے ذکر الٰہی کی تلقین ہے کہ کام سب کرتے رہیں مگر خدا کی یاد سے بالکل غافل نہ ہوں۔ بلکہ اگر وقت اور ذوق و شوق یا دل کرے تو نفل نماز میں روزے حج تلاوت، وظائف سے اپنی روح کو مضبوط کریں۔ گویا اوپر کی تمام باتیں تو مثل غذا کے ہیں کہ ان کے نہ ہونے سے روح بالکل مردہ بن جاتی ہے اور یہ باتیں روح کو قوی طاقتور پہلوان بنانے کا ذریعہ ہیں۔ یعنی انسانیت و شرافت کا اعلیٰ کمال ہے اور دوسروں کو نصیحت کر کے بھلائی کا علمبردار بننے یہ اعلیٰ کام ہے۔

معاملات

انسان اور خدا تعالیٰ کا تعلق تو ہر وقت ہے ہر جگہ ہے۔ تنہائی میں ہو یا ہمراہی میں ہو۔ آبادی جنگل غار کعبہ میں کہیں ہو اس لئے سب سے مقدم تو اقرار بندگی یعنی ایمان ہے پھر عبادات۔ لیکن جب دوسرے آدمیوں کے ساتھ رہنا ہے اور تمدن کی فطری خواہش کو بروئے کار لانا ہے تو ایک دوسرے کے ساتھ کچھ برتاؤ ہی میں مسلم ہو یا غیر مسلم۔ کیونکہ سب

اسی خدا کی مخلوق ہیں بلکہ جانوروں وغیرہ سے بھی کہ وہ بھی مخلوق ہیں اور مسلم تو اسی خدا تمام رسولؑ و ملائکہ و کتب اور دوسری زندگی پر ایمان اور تمام احکامِ اسلام کا پابند ہے اس لئے یہ برتاؤ ہی درحقیقت اس کے موجود ہونے سے نہیں بلکہ اس کے خدا سے تعلق کی وجہ سے ہے۔ کم ہو یا زیادہ ایک قسم ان برتاؤں کی یہ ہے کہ باہم خرید و فروخت کرایہ رہن غصب وغیرہ معاملات کا ہونا بھی ضروری ہے۔ اسلام معاملات میں ان تمام معاملات کو جائز قرار دیتا ہے جن میں نہ کسی کو دھوکہ ہو نہ نزاع کا سبب پیدا ہو نہ غریبوں کا خون چوسا جائے نہ قتل ظلم و زیادتی ہو نہ بے وجہ دوسرے کا مال لیا جا سکے نہ دور دور تک ان میں سے کسی بات کا احتمال بھی ہو۔ اگر ان میں سے کسی ایک بات کا شائبہ بھی یا وہ اس پر قدغن لگا دیتا ہے سود جوا دھوکہ دغا فریب کو بالکل روکتا ہے نہ کسی مسلمان بھائی کے ساتھ جائز رکھتا ہے نہ کسی غیر مسلم معاہدہ والے سے انسانی شرافت ایسی ہی ہونی ضروری ہے۔ امن و امان ظاہر سے بھی چھپ کر بھی اسی سے حاصل ہوتا ہے۔ ورنہ حکومت وغیرہ سے ظاہر میں بچاؤ ہو سکتا ہے جہاں کوئی نہ ہو وہاں نہیں ہو سکتا۔

اخلاق

دل کی وہ کیفیات جو دائمی یا دیرپا ہوں اخلاق میں بُری ہوں یا اچھی اخلاقِ حسنہ یا اخلاقِ سیئہ انسان میں سے جانوروں والی خوبو کو کمزور اور فرشتوں والے کمالات روبکار لانے کے لئے عمدہ اخلاق حاصل کرنے اور بُرے اخلاق سے بچنے کی ضرورت ہے۔ اسلام تواضع یعنی اپنے کو کمتر سمجھنا غرور نہ کر سکنا۔ حلم و بردباری تکالیف اور پریشانیوں پر صبر۔ ہر احسان کرنے والے کا شکر۔ سخاوت۔ ہمدردی۔ ایثار۔ مدارات خندہ پیشانی دوسروں کی حاجت روائی و خدمت۔ عفو و درگذر۔ اپنی کوتاہیوں پر معافی طلبی۔ جہاں تک ہو سکے دوسروں کو راحت پہنچانے کی کوشش وغیرہ وغیرہ تمام عمدہ اخلاق پیدا کرتا ہے اور ان پر دنیا ہی میں نہیں آخرت کے ثوابوں کا بھی مژدہ دیتا ہے اور ہر بُری عادت سے روکتا ہے۔ کبر و غرور خود پسندی دوسروں کی تحقیر۔ غصہ ناحق۔ ظلم۔ دوسرے کا مال لینا یا اذیت پہنچانا۔ کسی بات پر گھبرا گھبرا جانا بات بات پر بھڑک جانا۔ حسد کرنا۔ بُرا کہنا غیبت کرنا یعنی ایسی بات جو اس کو ناگوار ہو۔ بے رخی۔ خود غرضی۔ بخل۔ ناشکری۔ ترشروئی۔ قدرت ہوتے ہوئے امداد نہ کرنا۔ کسی کی جان مال آبرو کا کوئی نقصان کرنا وغیرہ وغیرہ۔ ان سب باتوں سے روکتا ہے۔ اصل اخلاق تو دل کی یہ پائیدار کیفیتیں ہیں مگر ان سے جو افعال و حرکات صادر ہوتی ہیں ان کو بھی اخلاق کہہ دیتے ہیں۔ دنیا بھر کو تسلیم اور فلسفہ والوں کو اعتراف ہے کہ عمدہ اخلاق پیدا کرنے اور بُری باتوں سے بچنے کی جس قدر زرین تعلیم اسلام میں ہے۔ دنیا کی کوئی جماعت اس کے مقابلہ کی تعلیم نہیں رکھ سکتی جس نے جو کچھ لیا ہے وہ کچھ کچھ اسی سے حاصل کیا ہے اور ناتمام لیا ہے۔

(باقی آئندہ)

بقیہ: اداریہ

ہو گیا ہے۔ ٹربیونل کے معاملہ کو وہ زائد چیز تصور کرتا ہے اور اس کا خیال ہے کہ اگر اس کی طرف رجوع کرنے کا موقع آیا تو کشمیر کی طرح معاملہ کھٹائی میں ڈال کر اپنا مطلب سیدھا رکھا جائے۔

مسٹر شاستری کے بیانات سے صاف ظاہر ہے کہ ان کی نیت ٹھیک نہیں۔ اُن کے عزائم خطرناک ہیں اور ہندوستان صرف اپنا مطلب نکالنا چاہتا ہے۔

اب یہ سوچنا پاکستان کے اربابِ اقتدار کا کام ہے کہ وہ اس صورتِ حال سے عہدہ برآ ہونے کے لئے کیا لائحہ عمل اختیار کرتے ہیں اور معاہدہ کی ہندوستانی تشریح کے ڈھول کا پول کس طرح کھولتے ہیں۔

وما علینا الا البلاغ

حضرت درخواستی دامت برکاتہم و مدفیوضہم
کو

صدمہ

مختلف ذرائع سے یہ خبر سن کر سخت صدمہ ہوا کہ ہمارے بزرگ اور امیر مخدوم العلماء والصلحاء، راس الاتقیاء، حافظ القرآن والحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی مدظلہ العالی کے خسر اور برادر نسبتی دونوں ایک ہی دن ۱۱ ربیع الاوّل کو اس عالمِ فانی سے راہیٔ ملکِ جاودانی ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

ادارہ خدام الدین اس صدمۂ جانکاہ میں حضرت درخواستی دامت برکاتہم کے غم میں برابر کا شریک ہے اور ان کے غم کو اپنا غم سمجھتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت میں جگہ دے آمین!

(تفصیلات کا انتظار ہے)

اعلان

"خدام الدین" کا حضرت جی نمبر مجریہ ۴ر جون ۱۹۶۵ء (۳ر صفر ۱۳۸۵ھ) براہِ راست دفتر سے ۷۵ پیسے کے ٹکٹ بھیج کر منگوائیے۔ زیادہ تعداد درکار ہو تو دفتر سے براہِ راست رجوع فرمائیں۔

(مینجر)

بچوں کا صفحہ

ہمارے بزرگ

حضرت عبداللہ ابنِ مبارک رحمۃ اللہ علیہ

ہمارے ملک کے اُتّر پچھّم میں ایک ملک ہے "ایران" ایران میں ایک صوبہ ہے "خراسان" خراسان میں ایک جگہ ہے "مرو" مرو میں ایک خاندان تھا "بنو حنظلہ" بنو حنظلہ کے پاس ایک باغ تھا اس باغ کی رکھوالی ایک غلام کرتا تھا۔ غلام کا نام تھا "مُبارک"۔

مبارک میاں تھے تو غلام لیکن وہ تھے بڑے اچھے آدمی، بڑے نمازی، بڑے پرہیزگار، بُری باتوں سے بچنے والے، بڑے سچے اور ایماندار۔ اُن کی ایمانداری کے بارے میں ایک بات سنئے۔ یاد رکھئے اور جب کبھی ایسی ہی بات آپ کے سامنے آئے تو ویسا ہی کیجئے جیسا مبارک نے کیا۔

ہوا یہ کہ جس باغ کی رکھوالی مبارک صاحب کر رہے تھے اس کے مالک نے ان سے ایک کھٹّا انار مانگا۔ مبارک باغ میں گئے اور ایک انار توڑ لائے۔ وہ انار میٹھا نکلا۔ مالک کو بڑا غصّہ آیا۔ ڈانٹ کر بولا "تم اتنے دنوں سے باغ کی رکھوالی کر رہے ہو اور تم کو کھٹے میٹھے انار کی تمیز نہیں؟" یہ بولے "جی ہاں! مجھے نہیں معلوم کہ کون سا انار میٹھا ہے اور کون سا کھٹّا؟" اب مالک نے پوچھا "تو کیا تم نے اس باغ کا کوئی انار نہیں کھایا؟" بولے "نہیں کھایا۔" پوچھا "کیوں؟" جواب دیا کہ آپ نے مجھے باغ کی رکھوالی کے لئے رکھا تھا انار کھانے کا حکم تو نہیں دیا تو پھر میں کھاتا تو یہ چوری ہوتی ایمانداری تو نہ ہوتی"۔

مالک نے سنا تو ہکّا بکّا رہ گیا۔ کہ غلام کیسا نیک، سچّا اور ایمان دار ہے۔ وہ بہت خوش ہوا۔ واپس گھر چلا گیا۔ اور اپنے گھر والوں سے مبارک میاں کی ایمان داری کی بات بتائی۔ گھر والے بھی خوش ہوئے۔ خوش اس لئے ہوئے کہ اس خاندان کے لوگ بھی بڑے نیک اور ایمان دار تھے۔

اب سنئے۔ اسی باغ کے مالک کی ایک لڑکی تھی۔ یہ لڑکی بھی بہت اچھی تھی۔ یہ لڑکی شادی کے لائق ہو چکی تھی۔ اس کی شادی کے بارے میں مالک نے مبارک میاں سے رائے لی کہ کہاں اور کس سے کرنی چاہیئے؟ مبارک میاں کو شادی کے بارے میں پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیاری بات (حدیث) یاد تھی۔ وہ پیاری بات جس میں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو نصیحت کی کہ شادی کرنے کے لئے "نہ مالدار دیکھو نہ اونچا خاندان، نہ خوبصورتی بلکہ یہ دیکھو کہ جس سے شادی کر رہے ہو وہ نیک اور اللہ سے ڈرنے والا اور دین دار ہے"۔ بس یہی بات مبارک صاحب نے مالک کو بتا دی۔

مالک اور اس کے خاندان والے دیندار لوگ تھے۔ ان کو یہ بات بہت پسند آئی اور پسند کیوں نہ آتی۔ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت ہر سچّے مسلمان کو پسند آتی ہے۔ اچھا تو مالک کو ان کی بات پسند آگئی تو اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ میری بیٹی کے لئے مبارک سے اچھا شوہر نہیں مل سکتا۔ بیوی نے بھی کہا کہ بیشک مبارک بڑا ایماندار اور اللہ سے ڈرنے والا ہے۔ وہ اللہ کے حکموں کے مطابق بیوی سے سلوک گا اور اسی میں لڑکی کے لئے بڑی بھلائی ہے۔

اس بات چیت کے بعد مالک نے اپنی لڑکی کی شادی مبارک صاحب سے کر دی۔ مالک نے یہ نہیں دیکھا۔ کہ مبارک میاں غلام ہیں، غریب ہیں، ان کا خاندان عزت والا نہیں ہے اور نہ وہ بہت زیادہ خوبصورت ہی ہیں بس دیکھا تو یہ کہ مبارک میاں سچّے مسلمان اور پکّے ایماندار ہیں؟"

اب دیکھئے، میاں بھی نیک اور ایماندار، بیوی بھی پکّی مسلمان اور اللہ سے ڈرنے والی تو اللہ کی مہربانی یہ ہوئی کہ اُس نے ان کو ایک بڑا اچھا بچّہ عطا فرمایا۔ یعنی ان کے گھر ایسا بچّہ پیدا ہوا جو بڑا ہو کر اپنے وقت کا سب سے بڑا عالم ہوا۔ اور اس نے اللہ کے دین (اسلام) کا نام اونچا کیا۔ اس بچّے کا نام تھا عبداللہ۔ آج ہم یہی نام اس طرح لیتے ہیں۔ کہ حضرت عبداللہ ابنِ مبارک رحمۃ اللہ علیہ (ان پر اللہ کی رحمت ہو)

حضرت عبداللہ ۱۱۸ھ میں پیدا ہوئے۔ آج کل ۱۳۸۵ھ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ان کو پیدا ہوئے ساڑھے بارہ سو برس سے زیادہ ہوئے اس زمانے میں پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے ساتھیوں (صحابہ رض) کے شاگرد اور انہیں دیکھنے والے لوگ زندہ تھے۔ صحابہ رض کے شاگردوں کو "تابعی" کہا جاتا ہے۔ ان میں بڑے بڑے امام گذرے ہیں۔ یعنی قرآن اور حدیث کے بہت بڑے عالم اور جاننے والے۔

حضرت عبداللہ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کو قرآن اور حدیث کی باتیں جاننے کا بڑا شوق بھی تھا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو سمجھ بھی بہت اچھی دی تھی۔ ان کو ہر بات بہت جلد یاد ہو جاتی تھی۔ اور پھر وہ اسے بھولتے نہ تھے۔

(باقی آئندہ)

اعلان

قارئینِ خدام الدین توجّہ فرمائیں

ہمارے نوٹس میں یہ امر لایا گیا ہے کہ خدام الدین کے پرچے ردّی میں فروخت کئے جاتے ہیں جن سے لفافے وغیرہ بنتے ہیں۔ ہم ازیں پیشتر بھی عرض کر چکے ہیں۔ کہ خدام الدین کا ہر صفحہ قرآن پاک اور حدیث شریف کے متن سے مزیّن ہوتا ہے۔ اس کی ردّی میں فروخت بہت بڑا گناہ ہے۔ نہایت ہی معمولی دنیاوی فائدے کی خاطر اتنا بڑا گناہ قرینِ عقل بات نہیں ازراہِ کرم بے حد احتیاط فرمائیں۔ خدام الدین کے پرانے پرچے نہایت احتیاط سے رکھے جائیں یا دینی مدارس میں طلباء کو پڑھنے کے لئے دے دئے جائیں۔ غرضیکہ کسی صورت میں بھی کتاب وسنّت کی بے حرمتی نہ ہو۔

(مینجر)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۴۷

Weekly "KHUDDAMMUDDIN"
LAHORE (PAKISTAN)

چیف ایڈیٹر عبید اللہ انور

منظور شدہ محکمہ تعلیم (۱) لاہور بذریعہ چٹھی نمبری G/ ۱۶۳۲۱ مورخہ ۳ مئی ۱۹۵۶ء پشاور بذریعہ چٹھی نمبری T.B.C ۸۱۲۷۲۰ مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۵۶ء کوئٹہ بذریعہ چٹھی نمبر ۲۰۶۷۶/۹/۳ DDA مورخہ ۲۲/۸/۶۴

خدا کے بعد سبھی کچھ کہو مگر خدا نہ کہو

-: انور صابری :-

کہا ہے کس نے کہ سردارِ انبیاء نہ کہو

کہا ہے کس نے کہ سرتاجِ اولیاء نہ کہو

کہا ہے کس نے کہ روئے رسولِ اکرمؐ کو

رُخِ جمالِ الٰہی کا آئینہ نہ کہو

کہا ہے کس نے کہ الطافِ حق کے قاسم کو

کمالِ رحمتِ باری کی انتہا نہ کہو

کہا ہے کس نے کہ مشکل کشائیوں کیلئے

انہیں وسیلۂ تکمیلِ التجا نہ کہو

یہی ہے فلسفۂ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ

خدا کے بعد سبھی کچھ کہو مگر خدا نہ کہو

جامعہ صدیقیہ رحمان پورہ کے تحت منعقدہ سیرت النبی کے اجلاس میں احمد بخش چشتی نے پڑھی

مطبوعہ فیروز سنز لمیٹڈ پریس لاہور میں زیر اہتمام مولوی عبید اللہ انور پرنٹر اینڈ پبلشر چھپا اور دفتر خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع ہوا :